ماہنامہ
لاہور
نعت
طرحی نعتیں (27واں حصہ)

باقاعدہ اشاعت کا **24** واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

جلد 24 — اکتوبر نومبر 2011 — شمارہ 11,10

طرحی نعتیں (۲۷ واں حصہ)

ایڈیٹر: راجا رشید محمود 0313-6692530

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر۔ اظہر محمود (0321-9409900)

مینیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود
صدر
ایوان نعت
رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زر سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

فون: 7463684

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر جیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ/ڈیزائننگ: مدنی گرافکس
فون: 7230001
0321-9409200
0321-9407900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 10/5 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

e.mail: madnigraphics@hotmail.com

پوسٹ کوڈ: 54500

طرحی نعتیں

(۲۷واں حصہ)

مرتبہ

راجا رشید محمود

آیندہ شمارہ

دسمبر ۲۰۱۲ "اذانِ نعت"

سیّدِ ہجویریؒ نعت کونسل

کا ۱۰۶ واں (نویں سال کا گیارھواں)

ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

۷ نومبر ۲۰۱۰ (اتوار ۔ ۲ بجے دن)

الحمرا ادبی بیٹھک، شاہراہِ قائدِ اعظمؒ لاہور

صاحبِ صدارت: محمد ابراہیم عاجز قادری

مہمانِ خصوصی: محمد افضال انجم

مہمان شاعر: قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

قاریٔ قرآن: صاحبِ صدارت

نعت خواں: شاہد اقبال

ناظمِ مشاعرہ: اظہر محمود

(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت"/ڈائرکٹر "مدنی گرافکس")

مصرعِ طرح:

"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

شاعر:

ظفریاب جامؔ نوائی بدایونی

(وفات: ۲۳ نومبر ۱۹۸۱)

الحمرا ادبی بیٹھک لاہور میں
سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل کا ۷ نومبر ۲۰۱۰ کا مشاعرہ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

خدا معلوم، ان کے فرقِ اقدس کا شرف کیا ہے
کہ جن کا نقشِ پا تاجِ سرِ عرشِ معلّٰی ہے

میں ہوں غرقِ ندامت، موج زن رحمت کا دریا ہے
اب اُس منزل پہ ہے شرمِ گنہگاری، کہ توبہ ہے

رمرے دل میں تو ہیں لیکن نہاں ہیں میری نظروں سے
اِسی پردے کو کہتے ہیں کہ بس آنکھوں کا پردہ ہے

بڑھے تھے بہرِ پُرسش، اور اب قربان ہیں مجھ پر
نہ تھے واقِف فرشتے، کون دل میں جلوہ فرما ہے

جلَو میں ان کے جب پایا تو رحمت نے کہا ہنّس کر
''بُرے جتنے بھی ہیں، سب اُن کے ہیں۔ اچھا، تو ایسا ہے''

درِ اقدس پہ انعامِ حضوری، اے خوشا قسمت!
میانِ بیت و منبر روضۂ جنّت تہِ پا ہے

بہت نازاں جو پایا اُس قدِ موزوں پہ ہستی کو
عدم اِترا کے بول اُٹھّا کہ میرے سر پہ سایہ ہے

ہے فرضِ ہر دو عالم مدحتِ خلّاقِ کُل، لیکن
وہ کیا ہو گا کہ خودِ ممدوحِ کُل مدّاح جس کا ہے

خدا کے ساتھ ہے ان کی اطاعت فرضِ ایمانی
یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے

ہٹی اُس پاک رُخ سے ہو کے نادم، اے نظر، جھک جا
نمازِ عشق میں یہ سَہو۔ واجب تجھ پہ سجدہ ہے

کھڑے ہیں دُور جبریلِ امیں اَقصائے سدرہ پر
میانِ قربتِ تنہائی قوسین پردہ ہے

دہَن کا قُفلِ عقلِ مصلحت اندیش ہے ورنہ
جنونِ عاشقی واقف ہے، ان کا مرتبہ کیا ہے

ظفریاب حسین جامؔ نوائی بدایونی

حمدِ خالقِ عوالم

نظامِ ہر جہاں ربِّ دو عالم ہی چلاتا ہے
بغیر اس کی اجازت کے کوئی کب پتّا ہلتا ہے
اسی نے چاند کو، سورج کو اپنا نور بخشا ہے
وہی ہے آسماں پر جو ستارے جگمگاتا ہے
پہاڑ اس نے کیے پیدا، بنائے اس نے ہی دریا
وہی فصلیں اُگاتا ہے، وہی گلشن کھلاتا ہے
اسی نے حسن بخشا ہے حسینوں نازنینوں کو
وہی پتّوں میں، کلیوں میں، گلوں میں رنگ بھرتا ہے
وہی باقی، وہی ہادی، وہی باری، وہی والی
وہی قادر، وہی حاکم، وہی جبّار و یکتا ہے
زمینوں آسمانوں میں سبھی کا ہے وہی مولیٰ
وہی ملجا ہے، ماویٰ ہے، وہی آقا ہے، داتا ہے
قیام اس کو، رکوع اس کو، سجود اس کو، قعود اس کو
وہی ہے لائقِ تعریف، یہ قرآن کہتا ہے
کبھی گرمی، کبھی سردی، کبھی موسم بہاروں کا
وہی ہے قادرِ مُطلق، جو موسم کو بدلتا ہے
ورائے عقل تو جو ہے، ثنا کیسے کرے تیری
الٰہی! عاجزؔ اپنے عجز کا اقرار کرتا ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

....

قریب شہ رگِ جاں مالکِ کونین رہتا ہے
وہ جس کا چشمۂ رحم و کرم ہر وقت بہتا ہے

''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

وہی دن شب کو اور دن کو شبِ ظلمت بناتا ہے
قلوبِ اہلِ تقویٰ میں وہی تشریف لاتا ہے

''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

وہی بندوں کو عزّت اور ذلّت دینے والا ہے
اسی خالق کی ہے تخلیق، جو گورا ہے، کالا ہے

''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

ہے ظاہر اور باطن کا، خدا ہی جاننے والا
جو مومن ہے، وہ ہے اس کی بڑائی ماننے والا

''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

مُہیمِن اور کریم و ہادی و باقی بھی ہے خالق
صمد بھی ہے رءوف و مُقسِط و کافی بھی ہے خالق

''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

بنائے ہیں ہر اک شے کے خدائے پاک نے جوڑے
ہیں تخلیق اس کی یہ کہسار، پھل پھول اور یہ خوشے

''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

نہ اس کو نیند آتی ہے، نہ اس کو اونگھ آتی ہے
ہمیں تسبیح حمدِ کبریا ہر شے پڑھاتی ہے

''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

وہی ہے کرنے والا آسماں سے پانی کو نازل
وہی، جو کرتا ہے آساں ہر انساں کی ہر اک مشکل

''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

اسی کے زیرِ فرماں ہے، جہانوں میں ہے جو کچھ بھی
زمین و آسماں میں ہے خدائے پاک کی شاہی

''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

وہ قادر بھی ہے، ناصر بھی، وہ اوّل بھی ہے، آخر بھی
وہی ہے سرورِ کونین (ﷺ) کا ناعت بھی، ذاکر بھی

''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

تغیّر اور تبدّل موسموں کا اس کے تابع ہے
اسی کی حمد میں مصروفیت محمودؔ نافع ہے

''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

راجا رشید محمودؔ

☆☆☆☆☆

نعتِ رحمتِ عوالم (ﷺ)

مِرے وردِ زباں نغمہ ثنائے مصطفیٰ (ﷺ) کا ہے
یہ زخمِ دل کا مرہم ہے، غمِ جاں کا مُداوا ہے
گنہگاروں، سیہ کاروں، خطا کاروں کو محشر میں
بھروسا ہے تو بس اُن کی شَفاعت کا بھروسا ہے
سرِ اقدس پہ اُن کے تاج ہے ختمِ نُبُوّت کا
اُنھی کو رحمتِ کونین کا اعزاز جچتا ہے
مِرے اَلفاظ سے انوار کی کرنیں نکلتی ہیں
ثنائے ماہِ طیبہ (ﷺ) میں قلم جس وقت چلتا ہے
رہیں ہم تابعِ فرمانِ ربّی، پیروِ سُنّت
یہی وجہِ فضیلت ہے، یہی معیارِ تقویٰ ہے
فدا جس پر ہے میری جان، وہ ہے جلوۂ حضرت (ﷺ)
مِرا دل جس پہ ہے شیدا، نبی (ﷺ) کا رُوئے زیبا ہے
فلک کے چاند سورج سے تجلّی اور طلعت میں
جمالِ احمدِ مُرسل (ﷺ) کئی درجے زیادہ ہے
"رفعنا" کہ کے حق نے کر دیا اعلان قرآں میں
ازل سے تا ابد ختمُ الرسل (ﷺ) کا بول بالا ہے
مجھے تو کام ہے بس آپ کی مدحت سرائی سے
درودِ پاک ہی میرا تو لافانی سہارا ہے
جنھیں ملتی ہے جذب و کیف کی دولت مدینے سے
وہی پہچانتے ہیں، درجۂ عشقِ نبی (ﷺ) کیا ہے
وہ جس کے ذکر سے تسکین پاتا ہے دلِ مضطر
قرارِ جان کا بھی بس وہی زندہ حوالہ ہے

یہ فیضانِ نُبُوّت ہے، یہ احسانِ رسالت ہے
کہ ڈنکا ذات کی توحید کا گھر گھر میں بجتا ہے
مطیعِ مصطفیٰ (ﷺ) اللہ کا محبوب ٹھہرے گا
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"
ہم اُن کے اُمّتی ہیں اور وہ آقا ہمارے ہیں
ہمیں رشکِ شہنشاہی غلامی کا یہ رشتہ ہے
حدیثِ قُدسی "لولاک" ہم کو یہ بتاتی ہے
کہ تخلیقِ دو عالم ذاتِ احمد (ﷺ) ہی کا صدقہ ہے
شفیعِ حشر (ﷺ) کی توصیف کا انعام ہے نازِشؔ
مِرے دل میں ہے دُنیا کی ہَوَس، نَے خوفِ عقبیٰ ہے

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

کسی باعث زباں چُپ ہو تو ایماں چیخ پڑتا ہے
مدینہ تو مدینہ ہے، مدینہ تو مدینہ ہے
یہاں کی سرزمیں نے مصطفیٰ (ﷺ) کے پاؤں چُومے ہیں
یہاں کے راستوں میں مصطفیٰ (ﷺ) کا جسم مہکا ہے
یہاں کی گھاٹیوں، ٹیلوں، پہاڑوں نے سنا اُن کو
یہاں کے تو درختوں نے بھی اُن کا حُکم مانا ہے
یہاں دجّال داخل ہو نہیں سکتا کسی صورت
یہاں کی سرحدوں پر قُدسیوں کا سخت پہرا ہے
یہاں ہے مَرنے والوں کے لیے مُژدہ شَفاعت کا
یہاں بس جانے والوں کا مقدّر سب سے اعلیٰ ہے
یہاں کے منظروں پر ثبت ہیں جلوے شہِ دیں (ﷺ) کے
فضاؤں میں یہاں کی آپ کے بولوں کا نغمہ ہے

ہوئی ہے سلسبیلِ علم گر جاری مدینے سے
تو اک اک فن کا سورج بھی اسی بستی سے اُبھرا ہے

فلسطیں ہو کہ پاک و ہند ہوں، مکّہ ہو یا طائف
زمیں کے چپّے چپّے سے مدینہ سوچا جاتا ہے

کوئی حسرت میں حسرت ہے تو حسرت ہے مدینے کی
تمنّا جس پہ اترائے مدینہ وہ تمنّا ہے

یہ بے شک ربِّ کعبہ کی عطائے خاص ہے منظرؔ
ہمارے لب سے سوچوں تک مدینہ ہی مدینہ ہے

منظرؔ عارفی (کراچی)

....

وہی ملجا، وہی ماوا، وہی تو اپنا آقا (ﷺ) ہے
کہ جو محبوبِ خالق، باعثِ تخلیقِ دُنیا ہے

سُنہری جالیاں ہیں، ہاتھ باندھے رو رہے ہیں ہم
ہماری آنکھ سے پیہم رواں اشکوں کا دریا ہے

شفاعت اور دعائے مغفرت ان (ﷺ) کی ہمیں نافع
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ان (ﷺ) کی ہے نظر ہم پر
فدا ہو جائیں ہم ان پر، یہی دل کی تمنا ہے

ہمارے قلب میں بے شک مکیں ہیں سرورِ عالم (ﷺ)
ہمیں دونوں جہاں میں اپنے آقا (ﷺ) کا سہارا ہے

اسی دربار پر عرضیاں کریں گے دل کے زخموں کو
معالج زخمِ دل کا ہے وہ جو فوقِ مسیحا ہے

کرم کی ہو نظر ہم پر، ہماری التجا سن لیں
ہمیں اے سرورِ عالم (ﷺ) زمانے نے ستایا ہے

نگاہِ دل سے دیکھو، روضے میں جھلمل ستارے ہیں
خدا کے نور کا مظہر یقیناً کملی والا ہے

جو دیکھا روضۂ اقدس، پگھلتا ہے ہمارا دل
یہیں تحلیل ہوں، یہ آرزو دل کی خدایا ہے

شعاعیں نور کی سرکار (ﷺ) کے روضے سے آتی ہیں
مُنوّر نورِ ایماں سے ہمارا قلب ہوتا ہے

کریں ہم کیفیت کیسے بیاں اس باغِ جنّت کی
زباں عاجز ہماری ہے، ہمارا نُطق گُونگا ہے

نہیں محتاج ہے شمس و قمر کا گنبدِ خضرا
جمالِ مصطفیٰ (ﷺ) سے پھولؔ! یہ روضہ چمکتا ہے

تنویرؔ پھولؔ (نیویارک)

....

مجھے اے عاجزؔ ناچیز! تجھ پر رشک آتا ہے
نبی (ﷺ) کے در پہ جو بیٹھا درودِ پاک پڑھتا ہے

عطائے کبریا سے میرا آقا (ﷺ) ایسا داتا ہے
جو اپنے دشمنوں کی بھی مُرادیں پوری کرتا ہے

نبی (ﷺ) کی رفعتوں کے رات دن جو گیت گاتا ہے
اسے ربِّ علیٰ تختِ ثریّا پر بٹھاتا ہے

درِ سرکار (ﷺ) پر جو بھی ادب سے سر جھکاتا ہے
خدائے ہر جہاں اس شخص کا رتبہ بڑھاتا ہے

نبی (ﷺ) کی یاد کو جو کوئی بھی دل میں بساتا ہے
خدا جلووں سے اپنے اس کے دل کو جگمگاتا ہے

گنہ گارو! سیہ کارو! زیاں کارو! نہ گھبراؤ
مکینِ گنبدِ خضرا بُروں کو بھی نبھاتا ہے

نبیؐ مہرباں (ﷺ) کا بے کسوں پر بھی کرم دیکھو
غریبوں اور فقیروں کو بھی وہ در پر بلاتا ہے

توکّل اور ریاضت اور سخا دیکھو پیمبر (ﷺ) کی
جو بھوکا خود تو رہتا ہے مگر سب کو کھلاتا ہے

اطاعت سرورِ کونین (ﷺ) کی میری اطاعت ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

مرے محبوب (ﷺ) کی مرضی ہے جو، میری وہی مرضی
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

سنہری جالیوں کے سامنے عاجزؔ سنبھل کر جا
ترا آقا (ﷺ) نظر بے شک دلوں پر خوب رکھتا ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

.....

بہر سُو، شش جہت میں تا بہ امکاں جس کا چرچا ہے
رسولوںؑ میں بھی ڈنکا اُس رسالت ہی کا بجتا ہے

بفیضانِ پیمبر (ﷺ) ہی ہر اک انجمؔ چمکتا ہے
قمر بھی مصطفیٰ (ﷺ) کے چُوم کر تلوے نکلتا ہے

خدا نے رحمۃٌ للعالمیں (ﷺ) فرما دیا جن کو
خزینہ رحمتوں کا اب بھی اُن کے در پہ بٹتا ہے

محمد (ﷺ) کی اطاعت ہی ہے طاعت ربِّ اکبر کی
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

جسے بھی چاہیے بخشش درِ سرکار (ﷺ) پر آئے
خدا نے کہہ دیا، وہ قول اپنا کب بدلتا ہے

نہ پوچھو وسعتیں بازارِ سلطانِ دو عالم (ﷺ) کی
زمین و آسماں پر آپ (ﷺ) ہی کا سکّہ چلتا ہے

مدینے سے جُدائی کا وہ عالم کیا بتاؤں مَیں
سنبھالے دل سنبھلتا ہے، نہ روکے اشک رُکتا ہے

اگر پھیلے تو اِس پر کائناتِ ہست بھی کم ہو
سمٹ جائے تو کُل عالم مدینے میں سمٹتا ہے

اُجالا دیکھیے ثاقبؔ کو جلوت کی ضیاؤں کا
چراغِ آخرِ شب ہے، نجانے کب یہ بجھتا ہے

ثاقبؔ علوی (کامونکی)

.....

ہے ماضی بھی نبی (ﷺ) کا، اور انھی کا حال و فردا ہے
وہ رحمت ہیں عوالم کی، یہ سارا ان کا حلقہ ہے

جسے ہر سال حاصل افتخارِ دیدِ طیبہ ہے
اُسے جنّت کی پروا ہے، نہ کچھ دوزخ کا کھٹکا ہے

فرشتہ وحی لے کر جب درِ سرور (ﷺ) پہ آتا ہے
تو اِس میں اس کا بھی انداز تسلیم و رضا کا ہے

نبی (ﷺ) کے نام لیواؤں سے الفت جس کا شیوہ ہے
وہی تو ہے کہ جس کے سر پہ بے سایہ کا سایہ ہے

نبی (ﷺ) کا اُمّتی ہو کر جو مسلم خوار و رُسوا ہے
یہ تعلیمات سے آنکھیں چُرانے کا نتیجہ ہے

دعا کا سابقہ اور لاحقہ "صَلِّ عَلیٰ" ہو تو
یقیناً استجابِ ربِّ اکبر تک پذیرا ہے

خلوصِ قلب سے پہنچو اگر شہرِ پیمبر (ﷺ) میں
وہاں اپنائیت، مہماں نوازی ہے، مُدارا ہے

جو "اپنا سا بشر" کہتا ہے سرکارِ دو عالم (ﷺ) کو
دلِ مومن پہ وہ بدبخت تو آرے چلاتا ہے

نظر گنبد پہ پڑتی ہے تو بچھ جاتی ہے عتبہ پر
لگے گا اِس پہ کیا فتویٰ کہ یہ آنکھوں کا سجدہ ہے
ہیں اِسرا کے وقائع کچھ عیاں تو کچھ نہاں، لوگو!
یہاں اِفشا سا اِفشا ہے تو کچھ اِخفا سا اِخفا ہے
خدا خود میزباں ہے، سرورِ کونین (ﷺ) مہماں ہیں
سفرِ معراج سرکارِ مدینہ (ﷺ) کا انوکھا ہے
فرشتے دیکھتے تھے، خالقِ کُل نے شبِ اِسرا
نبی (ﷺ) کی واپسی تک روک رکھی ساری دُنیا ہے
مدینے کی فضاؤں پر جو کرتی ہے پَر افشانی
وہی رحمت، عوالم میں بہ ہر جا جلوہ فرما ہے
مِری ہر صبح ہوتی ہے نبی (ﷺ) کے شہرِ اقدس میں
یہ سپنا ہے تو پھر سپنا یہی تو ایک اپنا ہے
چلے تو اس پہ، اپنی سی کرے تو اتقی ان کا
پیمبر (ﷺ) کی اطاعت کا جو جادہ ہے، کُشادہ ہے
نہیں ہے کھیل لفظوں کا فقط مدحت پیمبر (ﷺ) کا
ضروری اِس میں الفت ہے، ہُنر ہے اور سلیقہ ہے
بجا ہے عزمِ دیدارِ دیارِ سرورِ عالم (ﷺ)
کہیں پر اور جانے کی جسے خواہش ہے، بے جا ہے
ہمہ اوقات ہے محمودؔ خالق کا کرم مجھ پر
ہمہ اوقات ہونٹوں پر جو آقا (ﷺ) کا قصیدہ ہے

راجا رشید محمودؔ

....

جو میں نے آج نعتِ سرورِ عالم (ﷺ) میں لکھا ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

حیاتِ سرورِ کونین (ﷺ) اک کامل نمونہ ہے
کہ یہ اعزاز بھی اللہ نے سرور (ﷺ) کو بخشا ہے
جو ہاتھ اصحابِؓ شجرہ کے ہیں، اُن پر ہاتھ کس کا ہے؟
خدا کا فَوقَ اَیدِیھِم کا اک فقرہ اشارہ ہے
سنے اعلان وہ رحمان کا، جو گوش شُنوا ہے
کہ جھگڑے ختم کرنے کو یُحَکِّمُوک آیا ہے
اطاعت مصطفیٰ (ﷺ) کی، رب کی طاعت کا خلاصہ ہے
اسے معلوم ہے، جس شخص نے قرآں دیکھا ہے
خدا نے اَلقَلَم سورہ میں جس کا ذکر لکھا ہے
وہی خُلقِ عظیم سرورِ کُل (ﷺ) عالم آرا ہے
کُھلی آنکھوں سے ذاتِ رب کو یوں سرورؐ نے دیکھا ہے
نگاہیں ایسی ہیں جن میں لگا "مَازَاغ" سُرمہ ہے
عذابِ خاص سے ہم کو پیمبر (ﷺ) نے بچایا ہے
کرم خالق کا ہے جو "اَنتَ فِیھِم" کا نتیجہ ہے
"رَفَعنَا" کہ کے اپنے سے جو کی رحمان نے نسبت
تو سب اذکار سے ذکرِ رسولؐ اللہ (ﷺ) اونچا ہے
عطائے رب کو ہے مطلوب خوشنودی پیمبر (ﷺ) کی
صدائے الفتِ رحمان یہ حرفِ فَتَرضیٰ ہے
کلامِ پاک میں اتنا تو تَرضٰھَا سے ہے ثابت
رِضا سرکار (ﷺ) کی تحویلِ قبلہ کا حوالہ ہے
فرشتے اس کے عامل ہیں، خدا خود اس میں ہے شامل
ہمیں جو حکم یہ فرضیت "صَلِّ عَلٰی" کا ہے
یہ ہے مقصود، آقا (ﷺ) کے درِ اقدس پہ جا پہنچو
قبولِ توبۂ عاصی کو جو "جَآءُوک" آیا ہے

قسم اپنی جو کھاتا ہے خدا ان (ﷺ) کے حوالے سے
تو ان کی جان کی سوگند بھی اللہ کھاتا ہے

قدومِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کو رہنما کرنا
جو حُبِّ کبریا منزل تری ہو تو یہ رستہ ہے

صفت رحمت نہیں محبوبِ ربِّ ہر دو عالم (ﷺ) کی
ہے حق یہ "رَحْمَةً لِّلْعَالَمِين" ان کا سراپا ہے

جو دو قوسوں کی قربت سے بھی کچھ آگے کی صورت تھی
وہ اَوْ اَدْنٰی کے حرفِ ربِّ اکبر نے بتایا ہے

جو مارے جانے کے تھے مستحق، ان کو نہ پوچھا تک
یہ 'لَا تَثْرِيب'' کا اعلانِ عفوِ عام آقا (ﷺ) ہے

مکمل دینِ اسلام آقا (ﷺ) پر فرمایا خالق نے
یہ تمغا ہے تو اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي کا ہے

نبیؑ معہود تھے کہ آپ (ﷺ) پر ایمان لائیں گے
یہ میثاقِ نبیینِ مہیمن کا حوالہ ہے

جو "شَاهِدًا" فتح و مزمّل میں اور احزاب میں آیا
گواہی کا بھی اور محبوبیت کا یہ اشارہ ہے

"نَذِير" آقا و مولا (ﷺ) کو جو فرمایا ہے خالق نے
ہمیں قعرِ جہنّم سے ڈرایا ہے، بچایا ہے

اگر ہو ذکر لب پر صاحب ایمان لوگوں کا
تو رافت اور رحیمی پر پیمبر (ﷺ) کا اجارہ ہے

ہے سورہ نٓ میں ابنِ مغیرہ کے حوالے سے
کہ توہینِ نبی (ﷺ) کرتا ہے جو بد اصل بندہ ہے

وہ اہلِ دیں سے سب آلائشوں کو دور کرتے ہیں
"مُزَكِّي" ہیں نبیؐ سرکار (ﷺ) کا کردار ایسا ہے

وہ ناامید ہو سکتے نہیں خالق کی رحمت سے
جو بندے ہیں نبی (ﷺ) کے، ان کو یہ محمود تمغا ہے

یہ اک اک شعر میں محمودؔ نے جو آج لکھا ہے
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

راجا رشید محمودؔ

....

نبی (ﷺ) کو رحمتِ ہر دو سرا رحمٰن کہتا ہے
خدا جو بات کہتا ہے، علی الاعلان کہتا ہے

انھیں محبوبِ حق کہتا ہے، حق کی جان کہتا ہے
جو مومن ہے، نبی (ﷺ) کو حاصلِ ایمان کہتا ہے

کوئی بھی بات واللہ اپنی مرضی سے نہیں کہتا
خدا کہتا ہے، جو لولاک کا سلطان (ﷺ) کہتا ہے

ملی ہے شان سب کو آپ کے صدقے اسی خاطر
پیمبرؑ بھی ہر اک سرکار (ﷺ) کو ذی شان کہتا ہے

جسے عرفاں ملا عکسِ نبی (ﷺ) کا وہ بہر صورت
نبی (ﷺ) کی ذات کو آئینۂ قرآن کہتا ہے

بڑا احساں کیا ہے آپ نے بُلوا کے قدموں میں
شہِ کونین (ﷺ) سے اُن کا ہر اک مہمان کہتا ہے

بڑی مشکل سے طے ہوتا ہے رستہ عشقِ احمد (ﷺ) کا
بہت ناداں ہے، جو اس راہ کو آسان کہتا ہے

بشکلِ درگہِ احمد (ﷺ) ملی دُنیا ہی میں جنّت
خوشی سے بات یہ آقا (ﷺ) کا ہر دربان کہتا ہے

عطاؔ جو دیکھ لیتا ہے سمندر اُن کی بخشش کا
وہ میرے مصطفیٰ (ﷺ) کو قلزمِ فیضان کہتا ہے

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور)

....

ہمارے رہنما وہ ہیں، مرا ایمان کہتا ہے
برائے مومنیں رب کا انھیں احسان کہتا ہے

وہی ہیں رحمتؐ للعالمیں (ﷺ) نبیوںؑ کے خاتم ہیں
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"

محمد مصطفیٰ (ﷺ) ہی شاہکارِ دستِ قدرت ہیں
ثنا ان کی ثنا رب کی، مرا وجدان کہتا ہے

خدا کے فضل سے پائی سعادت نعت گوئی کی
زمانہ آج مجھ کو پیروِ حسانؓ کہتا ہے

خدا کی شان، رحمت کا وہ مظہر ہیں جہانوں میں
وہی ہیں رحمتِ کونین، یہ رحمان کہتا ہے

"رفعنا" سے یہ ظاہر ہے انھیں خود خالقِ عالم
رفیع الشان کہتا ہے، عظیم الشان کہتا ہے

وہی ہیں صاحبِ خُلقِ عظیم اور مشعلِ نوری
سراجِ نورِ حق ہیں وہ (ﷺ)، مرا ایقان کہتا ہے

ہیں ذُوالنّورینؓ دامادِ نبی (ﷺ)، بھانجے، بھتیجے بھی،
مؤرّخ ان کو وجہِ بیعتِ رِضوان کہتا ہے

کیا جبریلؑ نے رخصت، گئے وہ عرشِ اعظم پر
انھیں (ﷺ) روحُ الامیںؑ اللہ کا مہمان کہتا ہے

وہ ملجا ہیں، وہ ماوا ہیں، مرا دل ان پہ ہے قرباں
وہ محشر میں شَفاعت کا انھیں سامان کہتا ہے

کیا پامال دُنیا نے، سُلا لیں اپنے قدموں میں
درِ شاہِ اُمم (ﷺ) پر پھولؔ یہ ہر آن کہتا ہے

تنویر پھولؔ

....

رہِ دیں پر چلو، یہ دین کا سلطان کہتا ہے
"یہ فرمانِ الٰہی ہے، یہی قرآن کہتا ہے"

جہادِ فی سبیل اللہ، سنّت ہے رسالت کی
مٹا دو کفر کو دُنیا سے، یہ ایمان کہتا ہے

کسی صورت پرندہ عشق کا طیبہ میں لے جائے
مرے دل سے نبی (ﷺ) کے درد کا درمان کہتا ہے

جو دستر خوانِ رحمت کا کبھی ملتا ہے قسمت سے
نبی (ﷺ) کا میزباں ہوں، عشق کا مہمان کہتا ہے

اگر خوشبو رسول اللہ (ﷺ) کے سانسوں کی مل جائے
نبی (ﷺ) کا جانِ جاں بن جائے، یہ بے جان کہتا ہے

درودِ مصطفیٰ (ﷺ) پڑھتا ہوا آیا ہے جو در پر
یہ جنت ہے اُسی کے واسطے، رضوان کہتا ہے

بشیر اللہ نے جس کو یتیمی میں نبوّت دی
تو عالی شان والا بھی اُسے ذی شان کہتا ہے

بشیر رحمانی (لاہور)

....

یہ دل کی آرزو کا برملا ایقان کہتا ہے
مدد کو آئیں گے آقا (ﷺ)، مرا ایمان کہتا ہے

نبی (ﷺ) کا نور ہی تو جگمگاتا ہے زمانے میں
ہمہ وقت آپ (ﷺ) کے کردار کا عرفان کہتا ہے

یہاں ماں باپ، بچے، جان و مال اُن پر فدا کر دو
یہی عشقِ محمد (ﷺ) ہے، یہی رحمان کہتا ہے

ہمیشہ جستجوئے مصطفیٰ (ﷺ) دل میں سجائے رکھ
یہی تو مجھ سے میرا ہم سفر سامان کہتا ہے

مدینے کی گلی میں زندگی کی شام ہو جائے
کہ مدّت سے مچلتے دل کا یہ ارمان کہتا ہے
کوئی حد ہی نہیں ہے آپ (ﷺ) کی بندہ نوازی کی
مدینے سے جو ہو آیا، وہی مہمان کہتا ہے
سکونِ دل ملے گا مجھ کو بھی احمد (ﷺ) کے آنے پر
ہمارے پوچھنے پر حشر کا میدان کہتا ہے
بلندی پر نبی (ﷺ) کا ذکر ہے، کوثر کے مالک ہیں
مخالف آپ (ﷺ) کے ابتر ہیں، یہ قرآن کہتا ہے
مدینے کے نظاروں سے نظر کو سیر ہونے دو
یہ مجھ سے میرے دل کا اعظمی ارمان کہتا ہے

محمد طفیل اعظمی (لاہور)

نبی (ﷺ) کے حکم کو اپنا خدا فرمان کہتا ہے
اُسے سب کے لیے یوں واجب الاذعان کہتا ہے
فقط ربِ عوالم جلّ شانہٗ کا لہجہ ہے
جو نعت آقا (ﷺ) کی، ان کی شان کے شایان کہتا ہے
پذیرائی کی پاتی ہے سَند فی الفور آقا (ﷺ) سے
بہ لحنِ عجز کوئی بات جب انسان کہتا ہے
ہمیں یوں تو عطا کیں نعمتیں اللہ نے وافر
مگر وہ بعثتِ سرکار (ﷺ) کو احسان کہتا ہے
ہدایت پر نبی (ﷺ) کی، اُس سے تم صرفِ نظر کرنا
وہ جو کچھ کان میں انسان کے شیطان کہتا ہے
بشارت وہ نبیِ آخری (ﷺ) کی دینے لگتے ہیں
نبیوں سے جب اُن کا اپنا ہی پیمان کہتا ہے

میں تدفینِ بقیعِ پاک کا پاؤں گا اِذن آخر
شبانہ روز یہ مجھ سے مرا ایقان کہتا ہے
مری طیبہ پہنچنے کی تمنّا ہوتی ہے پوری
جو کچھ ارمان کہتا ہے، وہی امکان کہتا ہے
ریاضِ جنّتِ طیبہ میں جو خوش بخت جا پہنچے
اُسے ''خوش آمدید'' آوازۂ رضوان کہتا ہے
اگر میں طاعتِ سرور (ﷺ) کے رستے پر نہیں چلتا
دل احساناتِ آقا (ﷺ) کا اِسے کفران کہتا ہے
فقط خوشنودیٔ آقا (ﷺ) رکھے پیشِ نظر اپنے
نعوتِ سرورِ کونین (ﷺ) جو انسان کہتا ہے
تجھے رحمت جہانوں کی، عطا فرمائے گی رافت
''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''
یہ سیدھی راہ ہے محمود! اِس پر گامزن رہنا
مرے دل میں اُترتا نغمۂ حسانؓ کہتا ہے

راجا رشید محمود

اطاعت کو نبی (ﷺ) کی، حصّۂ ایمان کہتا ہے
''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''
جہانوں پر شہِ دیں (ﷺ) کا ہے پیہم سایۂ رحمت
''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''
سراجِ نور ان کی ذات ہے اِذنِ الٰہی سے
''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''
ہمیشہ حرص رہتی ہے انھیں (ﷺ) بہبودِ اُمّت کی
''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

وہ داعی ہیں، وہ ہادی ہیں، وہ شاہد ہیں، مُبشّر بھی
''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''
وفادارانِ احمد (ﷺ) کے لیے ہے گوشۂ جنّت
''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''
سدا سایہ فگن ہے پھولؔ! ان (ﷺ) کی رافت و رحمت
''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

تنویر پھول

محمد مصطفیٰ (ﷺ) تو رحمۃٌ للعالمیں ٹھہرے
''یہی حکمِ خدا ٹھہرا، یہی قرآن کہتا ہے''
کبھی صوتِ نبی (ﷺ) سے اونچی آوازیں نہ ہونے دو
''یہی حکمِ خدا ٹھہرا، یہی قرآن کہتا ہے''
اطاعت اُن کی، خالق کی اطاعت ہے مسلمانو!
''یہی حکمِ خدا ٹھہرا، یہی قرآن کہتا ہے''
شہنشاہِ عرب (ﷺ) اخلاق کا اعلیٰ نمونہ ہیں
''یہی حکمِ خدا ٹھہرا، یہی قرآن کہتا ہے''
خدا کا پیار پاؤ گے محمد (ﷺ) کی غلامی میں
''یہی حکمِ خدا ٹھہرا، یہی قرآن کہتا ہے''
نہایت مہرباں ہیں مومنوں کے واسطے آقا (ﷺ)
''یہی حکمِ خدا ٹھہرا، یہی قرآن کہتا ہے''

محمد طفیل اعظمی

نعتیہ سونٹ

رسولُ اللہ (ﷺ) کے بارے میں یہ اللہ کہتا ہے
یہ اک انسان بھی ہے اور رسولِ لم یزل بھی ہے

نبی (ﷺ) اللہ کی رحمت کے باعث نرم دل بھی ہے
یہ (ﷺ) سب ایمانداروں پر شفیق و مہرباں بھی ہے
یقیناً اِس نبی (ﷺ) کا خُلق سب لوگوں سے عمدہ ہے
اسے ہم نے جہانوں کے لیے رحمت بنایا ہے
یقیناً ہم نے اس کو حوضِ کوثر سے نوازا ہے
اور اِس کو اپنی قدرت کے نمونے بھی دکھائے ہیں
اِسے وہ کچھ سکھایا ہے، نہیں تھا جانتا جس کو
یقیناً ہم نے ہی اس پر کتابِ حق اتاری ہے
سوا وحیِ الٰہی کے، یہ خود سے کچھ نہیں کہتا
یقیناً اس نبی (ﷺ) کا حکم بھی حکمِ الٰہی ہے
لہٰذا سب مسلمانو! نبی (ﷺ) کے حکم کو مانو
''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے''

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)

صنعتِ ذوقافیتین میں

وہ جس نے نعت لکھی ہے ہمیشہ، میرا خامہ ہے
یہی تو میری پُونجی ہے، یہی میرا حوالہ ہے
خداوندِ تعالیٰ جس پہ پڑھتا ہے درود اکثر
وہی ذاتِ گرامی ہے کہ جس کا ذکر اُونچا ہے
جو ٹپکا ہے درِ محبوب رب (ﷺ) پر میری آنکھوں سے
ندامت کا یہ موتی ہے کہ جذبوں کا خلاصہ ہے
خلائق کا ہے مرجع یوں بھی ور آقا و مولا (ﷺ) کا
جو طیبہ کا بھکاری ہے، وہ جو مانگے، وہ پاتا ہے

ہے دستارِ زمیں گنبد حبیبِ خالقِ کُل (ﷺ) کا
جو طُرّہ اس کا ساتھی ہے، رئیسہ منارہ ہے
برستی ہی جہاں رہتی ہے رحمت ربِّ عالم کی
جہاں میں ایک بستی ہے کہ جس کا نام طیبہ ہے
نبی (ﷺ) کے سایۂ رحمت میں ہیں زائر مدینے کے
ہر اک بندے کی جھولی ہے، جو ان کا لطف بھرتا ہے
اگر یادِ نبی (ﷺ) میں تیری گزری ہے تو یہ سن لے
درخشاں جس کا ماضی ہے، اُسی بندے کا فردا ہے
میں خود تو سال میں دو بار طیبہ تک پہنچتا ہوں
خیالوں کا جو پنچھی ہے، وہاں جاتا ہی رہتا ہے
اکیلے میں کرو اُن پر درودِ پاک کی کثرت
یہی عُزلت نشینی ہے جو ہر مومن کو زیبا ہے
عزیزانِ گرامی! تم جو پڑھ سکتے ہو تو پڑھ لو
یہ میرے دل کی تختی ہے کہ جس پر طیبہ لکھّا ہے
جو سمجھو تو بہشت اللہ نے رکھّی ہے دُنیا میں
وہی جنّت کا باسی ہے، مدینے میں جو رہتا ہے
درودِ پاک تقلیدِ خدائے پاک میں پڑھنا
جو بندہ اس کا عادی ہے، وہی تو سب سے اچّھا ہے
وہ مُزّمّل ہیں، مُدّثّر ہیں، شاہد ہیں، مُبشّر ہیں
"یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے"
اطاعت رب کی ہے محمودؔ طاعت اپنے آقا (ﷺ) کی
یہی نکتہ اَساسی ہے جو حق کا استعارہ ہے

راجا رشید محمودؔ

....

نویں سال کا آخری

حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

الحمرا ادبی بیٹھک۔ شاہراہ قائداعظمؒ لاہور

۵ دسمبر ۲۰۱۰ (اتوار۔ ۲ بجے دن)

....

حبِ صدارت: محمد عثمان ناعمؔ (واہ کینٹ)

انِ خصوصی: الحاج شہزادؔ مجددی

مان شاعر: محمد عارف قادری (واہ کینٹ)

یٔ قرآن: قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

مِ تقریب: راجا رشید محمودؔ
چیئرمین "سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل"
صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ
مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور

....

مصرعِ طرح:

"مری دعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"

شاعر:

پروفیسر محمد فیروز شاہ

(وفات: ۳ دسمبر ۲۰۰۷)

۵ دسمبر ۲۰۱۰ کا حمدیہ ونعتیہ طرحی مشاعرہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ سرزمیں جس کے آسماں پر تمھارے قدموں کی کہکشاں ہے
اُسی منوّر زمیں کی خاطر سفر میں صدیوں سے کارواں ہے

تمھاری یادوں کا چاند میری بصارتوں کا جو رہنما ہو
قسم تمھاری ہدایتوں کی، یہ کارواں پھر تو کامراں ہے

وہی کمک دے رہا ہے اب بھی مرے ارادوں کو عظمتوں کی
مری دعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے

جو ہاتھ تیری طلب میں اُٹھے، کبھی اُتر ان میں چاند میرے
تری تمنّا سے ہی منوّر مری دعاؤں کا آسماں ہے

اگرچہ گرداب میں گھِرا ہوں مگر بہت بے خطر کھڑا ہوں
کہ نام تیرا ہی بحرِ ہستی میں میری کشتی کا بادباں ہے

لہو کے سیلِ رواں کی ہمراز بھی ہیں تیری ندیم یادیں
ترے رفاقت نواز جذبوں سے قلبِ فیروزؔ شادماں ہے

پروفیسر محمد فیروزؔ شاہ

حمدِ ربّ العلا جل وعلا

خدا نے پیدا کیا سبھی کو، اسی کے قبضے میں سب کی جاں ہے
وہ بادشاہوں کا بادشہ ہے، وہ حکمرانوں کا حکمراں ہے
وہی اَحد ہے، وہی ہے واحد، اسی کو زیبا ہے بے نیازی
وہ پاک اولاد سے ہے بے شک، نہ باپ اس کا، نہ اس کی ماں ہے
اسی کے نغمے، اسی کے چرچے، زمین پر بھی ہیں، عرش پر بھی
ہر ایک لب پر، ہر اک زباں پر اسی کی تحمید کا بیاں ہے
رحیم و باسط، کریم و واجد، حفیظ و ھادی، حلیم و والی
یہ اُس کے اسماء ہیں اِس پہ شاہد، وہ اپنے بندوں پہ مہرباں ہے
خدا کی رحمت کا جو ہے مرکز، زمانہ سب ہے جہاں سے پلتا
جہاں سے اس کا پتا ہے ملتا، وہ اُس کے پیارے کا آستاں ہے
رہے جو یادِ خدا سے غافل، پڑا رہے لغویات میں جو
وہ جانور سے کہیں ہے بدتر، حیات کا اُس کی یوں زیاں ہے
قبولیت کے خدا نے بخشے انھیں جو پر، اس لیے یقیناً
"مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"
خدائے اَرحم کی بارگہ میں، مری شب و روز یہ دعا ہے
معاف کر دے طفیل اس کے، جو شاہِ دوراں شہِ زماں (ﷺ) ہے
نہ میرا اچھا عمل ہے کوئی، نہ علم دیں ہی سے باخبر ہوں
یہ سب کرم ہے کریم رب کا کہ مجھ سا عاجز بھی حمد خواں ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

....

خدا نے چکھنے کو اور بولنے کو ہمیں عطا کی جو اک زباں ہے
یہ خالقیّت کو، رازقیّت کو مان لینے کا امتحاں ہے

یہ نیلگوں بے ستون و بے در سا اپنے سر پر جو آسماں ہے
اس ایک صنعت سے رب کی صنّاعی ساری مخلوق پر عیاں ہے
یہ شامیں آنکھوں کو مِیٹھی سی، یہ پُرہول راتیں، یہ صاف صبحیں
یہ سارے ہیں شاہکارِ قدرت، حیات جن سے رواں دواں ہے
چمک ستاروں کی خامشی میں، یہ مہر کی روشنی میں حدّت
دھنک فلک پر، زمیں پہ سبزہ خدا کی قدرت ہی کا نشاں ہے
دکھائی دیتا نہیں کسی کو مگر ہے اَقرب ہر ایک جاں سے
نظر میں سارے جہاں ہیں پھر بھی وہ لازماں ہے، وہ لامکاں ہے
کوئی پرندوں کی بولیوں کو سمجھ سکے گا تو جان لے گا
کہ ہر پپیہا، ہر ایک کوئل، ہر اک ابابیل حمد خواں ہے
خدا نے نعت اور مجھ کو سرکار (ﷺ) نے سکھایا ہے حمد کہنا
صلوٰۃِ آقا (ﷺ) جو ہے وظیفہ تو لب پہ تحمید کی اذاں ہے
وہی ہے ہر اک جہاں کا خالق، وہی ہے مور و مگس کا رازق
نشاں اسی کے ہیں چار جانب، اگرچہ کہنے کو بے نشاں ہے
اسی کو شایاں ہے پادشاہی نظامِ شمسی کی اور زمیں کی
اسی کی تخلیق سب جہاں ہیں، وہ سب جہانوں کا حکمراں ہے
رحیم و مُقسط، علیم و ہادی، کریم و یاور، نصیر و کافی
وہ پردہ پوشِ گناہگاراں ہے یعنی ستّارِ عاصیاں ہے
پرندوں کو چہچہاہٹیں دیں، زمیں کو پھل پھول سے سجایا
یہ ساری دُنیائیں جتنی بھی ہیں، کرشمۂ حرفِ کُن فکاں ہے
اسی کی جلوہ گری ہے ہر جا، زمینِ خاکی سے تا ثریّا
وہ خالقِ اِنس و جاں خدا ہے، اسی کی تخلیق این و آں ہے
توازُن اور تناسُب اس نے سبھی نظامات میں ہے رکھا
مرتّبہ جس کا اک نظامِ نجُوم و خورشید و کہکشاں ہے
وہ جانتا ہے، وہ دیکھتا ہے رشیدؔ محمودؔ ہر جہاں کو
سب اِنس و جن اُس کے حمد گو ہیں، ہر ایک شے اس کی مدح خواں ہے

راجا رشید محمودؔ

....

نعتِ حبیبِ خدا علیہ التحیۃ والثناء

بشر نہیں ہے ثنا کے لائق، یہاں فرشتہ بھی بے زباں ہے
شمائلِ مصطفیٰ (ﷺ) کے شایاں کتابِ لاریب کا بیاں ہے
شرف ملا ہے بڑے بڑوں کو، پر ان (ﷺ) کا ثانی کوئی کہاں ہے
وہ فخرِ آدمؑ، نویدِ عیسیٰؑ، وہی خطیبِ پیمبراں ہے
نظامِ ہستی کا وہ سبب ہیں، حقیقتاً وہ (ﷺ) حبیبِ رب ہیں
حیات ہے ان کے دم سے قائم، زمانہ ان سے رواں دواں ہے
عجب سکوں ہے طواف میں بھی، ہے راحتِ جاں مطاف میں بھی
مگر وہ کیفِ دوامِ طیبہ کہیں نہیں اور، جو وہاں ہے
میں ربِّ کعبہ سے مانگتا ہوں مگر وسیلے سے مصطفیٰ (ﷺ) کے
بفیضِ اسمِ نبی (ﷺ) ثمرور مری اُمیدوں کا گلستاں ہے
مری اُمیدوں کا ہے وہ مرکز، مری تمنّاؤں کا ہے محور
"مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"
یہ ان کا لطف و کرم ہے آڑے، جو ٹل رہے ہیں عذاب سارے
زمیں جو پیروں تلے بچھی ہے، سروں پہ قائم جو آسماں ہے
فضائل ان کے، محاسن ان کے، زبور و انجیل میں رقم ہیں
خدا کے بعد ان کا ذکرِ اقدس ہے جو زمانے میں جاوداں ہے
نہ سبز گنبد سا کوئی گنبد، نہ باغِ جنّت سا باغ کوئی
ہے خار سے دور بس یہی گل، یہی چمن ہے جو بے خزاں ہے
کھڑا ہوں شہزادؔ ان کے در پر، کرم کا سایہ ہے میرے سر پر
ہے میرا توشہ بس ان کی نسبت، مرا تو حاصل یہ آشیاں ہے

شہزادؔ مجدّدی (لاہور)

....

قسم خدا کی، بہت زیادہ بلند رُتبہ یہ خاکداں ہے
اسی پہ بیتُ الحرام بھی ہے، اسی پہ آقا (ﷺ) کا آستاں ہے
عجیب حیرت کا ہے یہ عالم، عجیب دلچسپیاں ہیں اس میں
خدا کے احکام کا صحیفہ رسولِ برحق (ﷺ) کا مدح خواں ہے
یہ مسئلہ طے شدہ ہے یارو، کہیں سے سوچو، کہیں سے دیکھو
انھی کے دامن میں عافیت ہے، انھی کی طاعت میں ہر اماں ہے
ازل سے اب تک تو ہے یہ ثابت زباں زباں پر، قلم قلم پر
انھی کی سیرت کا تذکرہ ہے، انھی کی عظمت کی داستاں ہے
وہ اپنے ہونٹوں سے کچھ بھی کہ دیں، وہ جیسا چاہیں، اشارہ کر دیں
کلام بھی ان کا دائمی ہے، اشارہ بھی ان کا جاوداں ہے
رسولِ برحق (ﷺ) کی شخصیت پر ہزارہا پہلوؤں سے روشن
سخن تو اللہ کا سخن ہے، بیاں تو قرآن کا بیاں ہے
نہ دے سنبھالا جو ربِّ کعبہ تو اُن کی مدحت سرائی منظرؔ
مرے لیے سخت معرکہ ہے، مرے لیے سخت امتحاں ہے

منظرؔ عارفی (کراچی)

....

زہے مقدر نشان میرا نبی (ﷺ) کی چاہت میں بے نشاں ہے
مکاں سے کیونکر غرض ہو مجھ کو کہ میری منزل ہی لامکاں ہے
خدا کو راضی اگر ہے رکھنا تو کر لے شاہِ اُمم (ﷺ) کو راضی
خدا بھی ہے مہرباں اُسی پر، مرا نبی (ﷺ) جس پہ مہرباں ہے
وہ جس کے ہیں دو جہاں پہ احساں، وہ جس پہ اُترا خدا کا قرآں
وہی ہے قرآں وہی ہے ناطق، وہی تو قرآں کا ترجماں ہے
خدا کا منشا ہے شاہِ بطحا (ﷺ)، وہی ہے سرِ الٰہ کا منبع
خدا کے رازوں کا ہے وہ کاشف، جو شاہِ بطحا کا رازداں ہے

ہو بزمِ اوّل کہ بزمِ آخر، ہو بزمِ ظاہر کہ بزمِ باطن
مرے نبی (ﷺ) کا ظہور دیکھو، یہاں وہاں ہے، عیاں نہاں ہے
پئے بساطِ نظامِ عالم وہیں سے احکام مل رہے ہیں
عطاؔ جو مرکز ہے کُن فکاں کا، وہ میرے مولا کا آستاں ہے

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور)

سلام وجہِ سکونِ دل ہے، درودِ پُرنور جانِ جاں ہے
خوشا کہ دل میں چراغِ حُبِّ رسولِ کونین (ﷺ) ضوفشاں ہے
شہِ مدینہ (ﷺ) کی چشمِ رحمت سے میرے لفظوں میں دلکشی ہے
بہ فیضِ ذکرِ حبیبِ خالق (ﷺ) حسین و احسن مرا بیاں ہے
وہی ہے یٰسٓ، وہ ہے طٰہٰ، وہی ہے شاہد، وہی مبشّر
ازل سے تا بہ ابد خدائے جہاں محمد (ﷺ) کا قدرداں ہے
نہیں ہے پوشیدہ بات کوئی، نہ اُس سے مخفی ہے راز کوئی
وہی ہے محبوبِ حق تعالیٰ، وہ حق تعالیٰ کا رازداں ہے
خطیب کا ہے خطاب عاجز، ادیب کا ہے ادب بھی قاصر
رقم ہو توصیفِ شاہِ والا (ﷺ)، کہاں یہ تابِ سخنوراں ہے
دلوں کو انوارِ جذب و کیف و سرور و مستی جہاں ہے ملتا
دیارِ سلطانِ ہر دو عالم (ﷺ) اک ایسا پُرکیف گلستاں ہے
خدا نے جس کے سرِ مُقدّس پہ تاجِ رحمت سجا دیا ہے
وہی تو ہے چارہ سازِ ہستی، وہی تو شافعِ عاصیاں ہے
کرم ہے یہ مجھ پہ کبریا کا، یہ مجھ پہ احسان ہے خدا کا
ثنائے محبوبِ دو جہاں (ﷺ) میں قلم جو میرا رواں دواں ہے
اِسی سے دُنیا مری منوّر، حیات میری اِسی سے تاباں
جو نورِ ذکرِ نبی (ﷺ) سے روشن مرے تخیّل کا آسماں ہے

فلک پہ جا کے رُکے ملائک، گئے تھے جبریلؑ تا بہ سدرہ
خدا کا دیدار جس نے پایا، وہی تو سیّاحِ لامکاں ہے
ہے دیکھا ہم نے جو جوشِ دریا، نظر میں اُس کا زوال بھی ہے
نبی (ﷺ) کا دریائے فیض لیکن ازل سے تا بہ ابد رواں ہے
ضیائے حُبِّ نبی (ﷺ) سے روشن نہیں جو قلب و نظر کا ایواں
فضول اپنی ہر اک ریاضت، ہر اک عبادت بھی رائیگاں ہے
شفیعِ محشر قسیمِ کوثر (ﷺ) قریب ہے مومنوں کی جاں سے
وہی قرارِ دل و نظر ہے، وہی تو محبوبِ اِنس و جاں ہے
خدا کی حمد و ثنا ہے لب پر، زباں پہ ذکرِ شہِ اُمم (ﷺ) ہے
یہ میری آنکھوں کا نور بھی ہے، اِسی سے مجھ کو سکونِ جاں ہے
ہے فکرِ دُنیا نہ خوفِ عُقبیٰ، حصارِ رحمت میں جی رہا ہوں
خدا کا لطف و کرم ہے مجھ پر، رسولِ عالم (ﷺ) بھی مہرباں ہے
نہ کہہ سکا ہوں، نہ کہہ سکوں گا میں نعت اُن کی زُبیرؔ نازشؔ
شعور عاجز، قلم ہے قاصر، زبان بھی میری ناتواں ہے

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

گُناہ گارو! سیاہ کارو! سبھی کو ملتی جہاں اماں ہے
یقین مانو! جہاں میں اک وہ نبیِ اکرم (ﷺ) کا آستاں ہے
خدا نے بخشا ہے علم ان کو، شہود کا بھی، غیوب کا بھی
ہماری آنکھوں سے جو نہاں ہے، رسولِ باری (ﷺ) پہ وہ عیاں ہے
وہ گرچہ قرآنِ پاک ہو یا زبور و توریت ہو کہ انجیل
سبھی کُتب میں خدا کے پیارے کی شان و عظمت کا ہی بیاں ہے
زمیں ہے کیا، عرشِ پاک پر بھی نبی (ﷺ) کی قائم ہے حکمرانی
عطائے ربِّ کریم سے ہی وہ بادشاہِ ہر اک جہاں ہے

تمام عالم کی جان رب نے رسولِ کونین (ﷺ) کو بنایا
یقین جانو انھی کے دم سے نظامِ عالم رواں دواں ہے

خدا کا پیارا نبی (ﷺ) ہمارا، جو بے سہاروں کا ہے سہارا
جسے نہ پوچھے کبھی کوئی بھی، وہ اس پہ ہر وقت مہرباں ہے

خدا کی نعمت کے ہیں یہ قاسم، خزانے اُس کے یہ بانٹتے ہیں
بغیر ان کی رضا کے کچھ بھی ملے خدا سے، یہ اک گماں ہے

کریم ایسے ہیں شاہِ عالم (ﷺ) کہ غیر بھی گر کچھ ان سے مانگے
مُراد اس کی ہیں پوری کرتے، زباں پہ اس کے لیے بھی "ہاں" ہے

بروزِ محشر حبیبِ رب (ﷺ) کی ہی مومنوں کو تلاش ہو گی
ہر اک یہ پوچھے گا دوسرے سے، شفیع روزِ جزا (ﷺ) کہاں ہے

خدا بھی ان پر درود بھیجے، فرشتوں کا بھی ہے یہ وظیفہ
کرم ہے اس کا کہ مجھ سا عاصی بھی مصطفیٰ (ﷺ) کا درود خواں ہے

قبول کرتا ہے ربّ کعبہ سبھی دعاؤں کو اس لیے بھی
"مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"

مقام جو ہے قبولیت کا، وہاں ہی رہتی ہیں روز و شب یوں
"مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"

بُرا بھلا جو انھیں ہیں کہتے، خلافِ دیں سازشیں ہی کرتے
کرم تو دیکھو شہِ عرب (ﷺ) کا، کہ ایسوں پر بھی وہ مہرباں ہے

حبیبِ رب (ﷺ) سے کرے جو الفت، اسی پہ کھلتا ہے بابِ جنّت
جو ان کی عاجز کرے اہانت، اسی کا نارِ سقر مکاں ہے

محمد ابراہیم عاجز قادری

نبی (ﷺ) کی خوشبو سے ہے معطّر دیارِ طیبہ وہ گلستاں ہے
سنہری جالی کے پاس بے شک زمیں پہ ہی گوشۂ جناں ہے

درود پڑھ کر سلام پڑھ کر، دُعا جو مانگی، خدا نے سن لی
"مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"

خدا نے ان کو ہے بخشی کوثر، دیا ہے خیرِ کثیر اُن کو
وہی ہیں سب نعمتوں کے قاسم کہ یم سخاوت کا بیکراں ہے

ہُوا ہے اُمّت کا حال ابتر، نئی نئی سازشیں ہیں پیہم
کرم کرم رحمتِ دو عالم (ﷺ)! لبوں پہ ہر آن ہی فغاں ہے

وہ فتحِ مکّہ، اُحد کا میداں، وہ بارشِ سنگِ اہلِ طائف
اٹھاؤ تاریخ انبیاء کی، بتاؤ کون اتنا مہرباں ہے

وہی ہیں سب عالموں کی رحمت، سبھی کو ملتا ہے فیض ان سے
وجود ان (ﷺ) کا اگر نہ ہو تو نہ یہ جہاں ہے، نہ وہ جہاں ہے

زمینِ طیبہ نے خاکِ پائے نبی (ﷺ) سے پائی بزرگی بے شک
سنبھل سنبھل کر چلو یہاں تم، یہاں کا ہر ذرّہ کہکشاں ہے

شہادتِ وحدت و رسالت، نماز میں بھی ہے ذکر ان (ﷺ) کا
اگر نہ ہو ان (ﷺ) کا نام اس میں تو نامکمل مری اذاں ہے

کرے ثنا افصح العرب (ﷺ) کی جو پائے حسّانؓ کا یہ لہجہ
چمن میں طیبہ کے پھول آیا، عجم کا ادنیٰ یہ بے زباں ہے

تنویر پھول (نیویارک)

نبی (ﷺ) کی آمد پہ جشنِ رحمت، مکاں سے تا حدِّ لامکاں ہے
جو میزباں ہے زمانے بھر کا، وہ عرشِ اعظم کا میہماں ہے

یہ گلستاں کیا، بہار کیا ہے، یہ زندگی کے جھمیلے کیا ہیں
جہاں کی تخلیق خوبرو کا رسول آخر (ﷺ) ہی رازداں ہے

چمن بھی لاکھوں زمین پر ہیں، کون پرور ہے آسماں بھی
"مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"

نہ پانیوں کی طلب ہے اس کو نہ مالیوں کی اُسے ضرورت
کہ باغِ دینِ محمدی (ﷺ) کا، حبیبِ ربّی ہی باغباں ہے

وجود ایسا ہے شاہِ دیں (ﷺ) کا، زوالِ انساں کے موسموں میں
کمالِ رحمت کا جیسے حق کی سُلگتی دھوپوں میں سائباں ہے

وہ جانتا ہے مقامِ قوسین ربِّ اکبر کی رہگزر کو
وہ جانِ ربّی ہے دو جہاں میں، وہ رہبرِ راہِ انس و جاں ہے

کبھی ہے بطحا، کبھی ہے طیبہ، کبھی ہے جنّت مری نظر میں
بتاؤں کیسے کہ عشقِ آقا (ﷺ) کا راستہ اب کہاں کہاں ہے

چمک رہی ہے فضائے منزل حقیقتوں کی تجلّیوں سے
جو بے خزاں ہے، بہارِ دیں کا رہِ نبی (ﷺ) میں، وہ گلستاں ہے

گزر گئے ہیں جدھر سے آقا (ﷺ)، ٹھہر گئے ہیں جہاں بھی مولا
وہ سرزمیں بھی تجلّیوں کا نبی (ﷺ) کی رفعت کا آسماں ہے

خدا کی رحمت برس رہی ہے، عطا کے جلوے اتر رہے ہیں
جہاں میں ذکرِ نبی (ﷺ) کی محفل کی روشنی اب جہاں جہاں ہے

بہ فیضِ نعتِ رسولِ اکرم (ﷺ) کرم ہے میرے دل و نظر پر
نہ فکرِ دُنیا ستا رہا ہے، نہ دل ہی اب مائلِ فغاں ہے

نبی (ﷺ) کے غم میں جو بہ گیا ہے، کسی کی آنکھوں سے ایک آنسو
نبی (ﷺ) کا جلوہ، اُسی کی آنکھوں کے موتیوں میں ابھی عیاں ہے

ستارے اُس کی تجلّیوں سے نہ کیوں ضیاؤں کی بھیک مانگیں
مرے نبی (ﷺ) کے حسیں قدم کا قمر سے بڑھ کر حسیں نشاں ہے

حضورِ اکرم (ﷺ) کا یہ کرم ہے کہ دردِ دل کی روایتوں میں
بشیرؔ بھی اب رسولِ آخر (ﷺ) کا ایک ناچیز مدح خواں ہے

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

....

جہاں کھلے پھول میری چاہت کے وہ مدینے کا گلستاں ہے
"مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"

اگر کہیں سے نشان ملتے ہیں بے نشاں کے تو ہے یہی در
جہاں ملے معرفت کی دولت، مرے نبی (ﷺ) کا وہ آستاں ہے

اے دیں کے سوداگرو! تم اتنی سی بات بھی کاش، سوچ لیتے
کہ دل پہ اُس کے گراں نہ گزرے گی، باغِ دیں کا جو باغباں ہے

کریں گی مدحت مرے نبی (ﷺ) کی خلائقِ شش جہت ہمیشہ
ہے ایسی تخلیق مصطفیٰ (ﷺ) کی کہ خود ہی خالق بھی مدح خواں ہے

عمل بھی پیشِ نظر ہیں میرے تو روزِ محشر کی شدّتیں بھی
شفیعِ محشر (ﷺ) کی اِک شفاعت ہی وجہِ تسکینِ عاصیاں ہے

وہی تو ہیں ہادئ اُمَم اور رہبرِ انس و جاں وہی ہیں
مصائبِ دو جہاں سے دامانِ مصطفیٰ (ﷺ) میں فقط اماں ہے

برائے مدحت ہیں میری سانسیں، برائے مدحِ نبی (ﷺ) قویٰ ہیں
تمام اعمال سے زیادہ یہی عمل میرا حرزِ جاں ہے

مرے نبی (ﷺ) کی عطاؤں کا سلسلہ ازل سے ہے جاری ثاقبؔ
چہار سُو فیض آپ (ﷺ) کا ہے، کہیں نہاں ہے، کہیں عیاں ہے

ثاقبؔ علوی (کامونکی)

....

رہِ محبّت میں عاشقوں کی عجیب غمناک داستاں ہے
مرے نبی (ﷺ) سے مرا تعلّق مگر سکون و سرورِ جاں ہے

زباں سے اظہار کا تقاضا ظہور بھی ہے قدم قدم پر
اگر محبّت مرے عمل سے عیاں نہیں تو کہاں نہاں ہے

وہ قصرِ شاہی کے پاس پھٹکیں، نہ غیر کے گلستاں میں جھانکیں
"مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"

حضور (ﷺ) کی جو ثنا سنائے، درود بھیجے، سلام بھیجے
مجھے نہ ہو اُس پہ ناز کیسے وہ میرا حلقۂ دوستاں ہے
یقیں ہے شاہد حضور (ﷺ) جیسا کہیں نہیں ہے حسین کوئی
سوال یہ ہے کہ اب جہاں میں بلال ؓ سا دیدہ ور کہاں ہے

ایم آر شاہد روحانی (شاہدرہ)

جو کبریا کے پیامِ حق کا پیام بر اور رازداں ہے
وہ سارے نبیوں رسولوں کا اور خلق کا میرِ کارواں ہے
جو خُلق میں بھی عظیم تر اور خلق میں بھی عظیم تر ہے
وہ سب مسلمانوں پر شفیق اور نرم دل اور مہرباں ہے
وسیلے سے مستجاب ہوتی ہیں ناز ساری، اسی لیے تو
"مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"

محمد اقبال ناز (فیصل آباد)

حبیبِ حق (ﷺ) کی سخا و رحمت کا، لطف کا بحرِ بیکراں ہے
ہدف پیمبر (ﷺ) کی شفقتوں کے بہاؤ کا ہر اک جہاں ہے
وہ جن کے فضل و کرم کی ممنون ازل کے دن سے یہ میری جاں ہے
اُنھی کی مدحت میں منہمک ہوں، یہی عقیدت کا ارمغاں ہے
مقامِ آقا (ﷺ) کا یا خدا کا، وہی ہیں دونوں جو جانتے ہیں
حضور (ﷺ) ہیں قدرداں خدا کے، خدا پیمبر کا قدرداں ہے
مرے مقدر کو میرے ہاتھوں کی ان لکیروں میں مت تلاشو
کہ میری قسمت کے رخش کی تو حضور (ﷺ) کے ہاتھ میں عناں ہے
جو راہِ تقلیدِ کبریا کو اہم سمجھتا ہے خوش مقدر
وہی تو سرکار (ﷺ) کا ہے واصف، وہی تو آقا کا مدح خواں ہے

جنھوں نے واری ہے جاں نبی (ﷺ) پر، نقوشِ پا پر انھی کے چلنا
تحفظِ حرمتِ حبیبِ خدا (ﷺ) کا جذبہ اگر جواں ہے
اگر روایت درست ہو تو کلامِ حق ہے حدیثِ سرور (ﷺ)
کہ بات جو بھی حضور والا (ﷺ) کی ہے، وہ قرآں کی ترجماں ہے
تھے لاتعد معجزے حبیبِ خدائے برحق (ﷺ) کے، ایک ہے یہ
گواہی حقانیت کی دینے کو، کنکروں کو ملی زباں ہے
مجھے غفور رحیم رب کے غضب سے ڈرنے کی کیا ضرورت
نبیِ رحمت کی ذاتِ برتر، خدا کے اور میرے درمیاں ہے
تھکے تھے بعد تلاش کافر بھی، تم بھی ڈھونڈو جہان والو!
جہانِ دُنیا میں صادق اُن (ﷺ) سا، امین ان سا کوئی کہاں ہے
نکلنا جس سے ہے مشروط ان کی اطاعت و اتباع ہی سے
ہر اک قدم پر نبی (ﷺ) کی اُمت کو درپیش ایک ایسا امتحاں ہے
نبی (ﷺ) ہیں دُنیا و آخرت میں مرا سہارا، اسی لیے تو
"مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"
دیا ہے ربِ جہاں نے مجھ کو یہ "جاء وک" کہہ کر ہرا اشارہ
"مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے"
کہیں بھی جانے کی بات کر لو رشید کے لب پہ "نا" رہے گی
جو بات طیبہ کو جانے کی ہو تو اس کے ہونٹوں پہ ہاں ہی "ہاں" ہے

راجا رشید محمود

جو مرکز و محور جہاں ہے، وہ میرے آقا (ﷺ) کا آستاں ہے
جہاں زمیں رشکِ آسماں ہے، وہ میرے آقا (ﷺ) کا آستاں ہے

جہاں بہر گام رحمتیں ہیں، نوازشیں ہیں، عنایتیں ہیں
جو ہر گنہ گار کی اماں ہے، وہ میرے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا آستاں ہے
پڑے نہ سایہ جہاں خزاں کا، جہاں نہیں کام کچھ فغاں کا
جہاں ہر اک شخص شادماں ہے، وہ میرے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا آستاں ہے
جو چاہو بخشش کا تم خزینہ، پکڑ لو دروازۂ مدینہ
سبھی پہ عارفؔ جو مہرباں ہے، وہ میرے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا آستاں ہے

محمد عارفؔ قادری (واہ کینٹ)

☆☆☆☆☆

سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل

کا ۱۰۸ واں (دسویں سال کا پہلا)

حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

۲ جنوری ۲۰۱۱ (اتوار ۔ بجے دن)

الحمرا ادبی بیٹھک شاہراہ قائد اعظم لاہور

....

صاحبِ صدارت: رفیع الدین ذکی قریشی
مہمانِ خصوصی: قاری صادق جمیلؔ
مہمان شاعر: قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)
قاریٔ قرآن: علّامہ شہزاد مجددی
نعت خواں: محمد ساجد
ناظمِ تقریب: راجا رشید محمودؔ

....

مصرع طرح

"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہؐ"

شاعر:

عبدالعزیز خالدؔ

(وفات: ۲۸ جنوری ۲۰۱۰)

۲ جنوری ۲۰۱۰ کا مشاعرہ

''میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (ﷺ)''

عبدالعزیز خالد۔ صفحہ۔ ۴۵

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

غریب و درد مند و سوختہ جاں یا رسول اللہ (ﷺ)
میں خالد ہوں، ترا ادنیٰ ثنا خواں یا رسول اللہ (ﷺ)

گرہ کھولی زباں کی رفتہ رفتہ طبعِ موزوں نے
تھا لکنت کا سبب حرفِ پریشاں یا رسول اللہ (ﷺ)

گزاری ہے شبستانِ ہوس میں زندگی اپنی
پشیماں ہوں، پشیماں ہوں، پشیماں یا رسول اللہ (ﷺ)

تن آساں، ناتواں، آلودہ داماں، بے سروساماں
میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (ﷺ)

جو مجھ کو زندگی دی ہے تو اب پائندگی بھی دے
ترا ہر لفظ ہے تقدیرِ یزداں یا رسول اللہ (ﷺ)

تری رحمت کے دروازے کھلے ہیں ہر کہ و مہ پر
ہے تو واحد انیسِ مستمنداں یا رسول اللہ (ﷺ)

کفِ سیلاب ہے، تیرہ شبی ہے، نیشِ افعی ہے
زمیں دشمن، عدو گردونِ گرداں یا رسول اللہ (ﷺ)

کرم نے تیرے بخشا حوصلہ عرضِ تمنا کا
وگرنہ میں کہاں کا ہوں سخنداں یا رسول اللہ (ﷺ)

کہاں بوصیریؒ و حسّانؓ بن ثابتؓ کہاں خالد
نگاہِ بر منِ ننگِ نیاگاں یا رسول اللہ (ﷺ)

عبدالعزیز خالد

حمدِ ربِ متعال

کہوں میں حمد، کر دیں مجھ پہ احساں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
بیاں شانِ خدا ہو، رب کے شایاں، یا رسولَ اللہ (ﷺ)
سراپا روشنی ہو جاؤں میں تاریک صحرا سے
چراغ حمد سے گر دل ہو تاباں یا رسول اللہ (ﷺ)
بجا لانا خدا کا شکر ممکن تو نہیں پھر بھی
گلِ تحمید ہر سُو ہوں فراواں یا رسول اللہ
کرے گا کون حمدِ رب تعالیٰ آپ سے بڑھ کر
ہے اُترا آپ کے سینے پہ قرآں یا رسول اللہ (ﷺ)
ملے توفیق اس درجہ مجھے ذوقِ قناعت کی
خدا کے سامنے پھیلے یہ داماں یا رسول اللہ (ﷺ)
کریں ہم ذکرِ نعمت شکرِ نعمت حق تعالیٰ کا
تخیل کو ملے پروازِ امکاں یا رسول اللہ (ﷺ)
خدا کی حمد کرتے ہیں سبھی اجسامِ بحر و بر
عقیلؔ بے نوا بھی ہو ثنا خواں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

عقیلؔ اختر (لاہور)

....

حمد و نعت

کہے پر آپ کے، پختہ ہے ایماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
کہ رب اعمال کا سب کے ہے نگراں یا رسول اللہ (ﷺ)
کلامِ حق میں ہے توصیف اُدھر سرکارِ والا (ﷺ) کی
اِدھر ہیں آپ بھی رب کے ثنا خواں یا رسول اللہ (ﷺ)
دیا اللہ نے، پہنچا ہے ہم تک آپ کے در سے
ملا جو یہ ہمیں ایمان و عرفاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

بتائی آپ نے سب جانداروں کو یہ سچائی
ہے رب کے قبضۂ قدرت میں ہر جاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
ہمیں بخشے ہیں خلّاقِ جہاں نے آپ کے صدقے
فلک آسا جَبَل، ہموار میداں یا رسول اللہ (ﷺ)
ہر اک شے یوں بھی حکمِ مالکِ عالَم کے ہے تابع
ہیں خود جب آپ رب کے زیرِ فرماں یا رسول اللہ (ﷺ)
صفاتِ خالقِ جُملہ عوالم یوں ہوئیں ظاہر
کہ پایا آپ سے دُنیا نے ایقاں یا رسول اللہ (ﷺ)
وہاں بھی آپ نے اُمّت کی بخشش کا لیا وعدہ
ہوئے تھے آپ جب خالق کے مہماں یا رسول اللہ (ﷺ)
بچا لیجے ہمیں روزِ قیامت عدلِ خالق سے
خطا اپنے ہوئے جاتے ہیں اوساں یا رسول اللہ (ﷺ)
ہمیں دلوائیں مالک سے سکونِ قلب کی دولت
ہیں ہم دہشت زدہ، ہم ہیں ہراساں یا رسول اللہ (ﷺ)
مدد اللہ سے دلوایئے ایسے کہ ہو جائے
مِلَل میں آپ کی اُمّت نمایاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

راجا رشید محمود

....

نعتِ پیغمبر جمال (صلی اللہ علیہ وسلم)

عطا ہوں پھر مجھے کچھ ساز و ساماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
کہ پھر روضے پہ جانے کا ہو امکاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

شبِ اِسرا میں جن کی خود خدا نے میزبانی کی
فقط ہیں آپ ہی وہ خاص مہماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

تلاطم خیز بحرِ کفر میں ہے کشتیِ اُمت
فقط ہیں آپ ہی اس کے نگہباں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

زکوٰۃ و حجؔ و روزہ اور نمازوں سے جو ہے غفلت
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)"

مَیں ہو کر اُمّتی بھی آپ کا، سُنّت کا تارک ہوں
"پشیماں ہوں، پشیماں ہوں، پشیماں یا رسول اللہ"

میں شرمندہ ہوں، نادم ہوں کہ پھیلاؤں اُسے کیسے
جو آلودہ گناہوں سے ہے داماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

میں تنہا ہوں بھری دُنیا میں اور ہیں مشکلیں لاکھوں
مِری سب مشکلیں فرمائیں آساں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مدینے ہی میں مَر جانے کا ارماں ہے مِرے دل میں
ہو پورا میرے دل کا یہ بھی ارماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نہ لے ڈوبے کہیں یہ اہلِ دیں کے علم و عرفاں کو
بپا صیہونیت کا ہے جو طوفاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ذکی پر بھی خدارا اب نگاہِ لطف و رافت ہو
اسے گھیرے ہوئے ہیں رنج و حرماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

نہیں ہے پاس میرے کچھ بھی ساماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
مگر دیدارِ روضہ کا ہے ارماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

فضیلت انبیاء میں آپ کی اِس سے بھی ثابت ہے
شبِ اِسرا تھے رب کے آپ مہماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

گزارش پر جو فرمایا گیا تھا بُوہریرہؓ پر
وہی مجھ پر بھی ہو لطفِ فراواں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

خدا کے واسطے کچھ بندوبست اِس کا بھی فرمائیں
کہ دشمن ہے مسلماں کا مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

شکستہ کشتیِ اُمّت ہے اِس جانب، تو اُس جانب
ہے طغیانی پہ بحرِ کفر و عصیاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

عمل پیرا نہیں ہوں مَیں جو احکامِ شریعت پر
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)"

نہیں ہے فکر عقبیٰ کی، نہیں ہے خوف محشر کا
میں ناداں ہوں، میں ناداں ہوں، میں ناداں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

طفیلِ رحمۃٌ للعالمینی وہ بھی پورا ہو
جو دیدِ طیبہ کا دل میں ہے ارماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

بُصیریؒ کی علالت سے شفایابی کے صدقے میں
مِری بھی ہر علالت کا ہو درماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ذکیؔ پر آپ نے جو سات بار احساں ہے فرمایا
وہی اک بار پھر فرمائیں احساں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

نہیں ہوں جب گناہوں پر پشیماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)"

شریعت آپ کی میں نے جو اپنائی نہیں دل سے
''میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (ﷺ)''

بصد اُمّید میں جو آپ کی چوکھٹ پہ لایا ہوں
ہرا بھر دیجیے خالی وہ داماں یا رسول اللہ (ﷺ)

مُصفّا کیجیے بارانِ رحمت اس پہ برسا کر
ہُوا ہے تر گناہوں سے جو داماں یا رسول اللہ (ﷺ)

تہی داماں ہوں لیکن آرزوئے دیدِ روضہ ہے
عطا ہوں زادِ راہ و رخت و ساماں یا رسول اللہ (ﷺ)

میں ہوں مجبور و بے بس اور مسائل ہی مسائل ہیں
ہرا ہر مسئلہ فرمائیں آساں یا رسول اللہ (ﷺ)

طفیلِ آلؓ و اصحابؓ و اَب و جدّ وہ بھی پورا ہو
ہے دیدِ طیبہ کا دل میں جو ارماں یا رسول اللہ (ﷺ)

جو فرمایا تھا بوصیریؒ پہ احساں خواب میں آ کر
ذکی پر بھی وہی فرمائیں احساں یا رسول اللہ (ﷺ)

رفیع الدین ذکی قریشی

کہاں سے لاؤں وہ حرفِ درخشاں یا رسول اللہ (ﷺ)
سجاؤں جن سے مدحت کے دبستاں یا رسول اللہ (ﷺ)

ہمارے ذہن میں ہے اب بھی تازہ آپ سے پہلے
بھٹکتی پھر رہی تھی نوعِ انساں یا رسول اللہ (ﷺ)

مگر اب ہم انھی تاریک راہوں کے مسافر ہیں
چھڑوائی تھی جہاں سے آپ نے جاں یا رسول اللہ (ﷺ)

نہیں ہے آپ کی کوئی جھلک ہم کم سوادوں میں
اگرچہ ہم ہیں قانونی مسلماں یا رسول اللہ (ﷺ)

کبھی مستقبلوں میں آپ کی جانب پلٹ آئیں
نظر آتا نہیں اِس کا بھی امکاں یا رسول اللہ

ہمیں یہ ڈر ہے، کیا دیں گے اطاعت کے حوالے سے
فرشتوں نے اگر پکڑا گریباں یا رسول اللہ (ﷺ)

ہماری لاج رکھ لیجئے، ہماری لاج رکھ لیجے
کہ ہم تو ہیں سراسر زیرِ نقصاں یا رسول اللہ (ﷺ)

کبھی کارِخ عمل میں آوَ منظرؔ تو کھُلے تم پر
زباں سے کہنا کس درجہ ہے آساں ''یا رسول اللہ''

منظر عارفی (کراچی)

تمھاری رُوشنی سے ہیں گریزاں یا رسول اللہ (ﷺ)
''کہیں کس منہ سے ہم خود کو مسلماں یا رسول اللہ (ﷺ)''

اِدھر بھی چشمِ رحمت، چشمِ گریہ کار پر آقا (ﷺ)
رواں ہے کاروانِ حشر ساماں یا رسول اللہ (ﷺ)

ہمیں اغیار کی یلغار نے ایسے کچل ڈالا
ہماری ہو گئی دشوار پہچاں یا رسول اللہ (ﷺ)

ہمیں جھلسا دیا ہے آتشِ تہذیبِ مغرب نے
کبھی ہوتے تھے ہم جنّت نگاراں یا رسول اللہ (ﷺ)

کرم کی اک نظر ہو اُمّتِ مرحوم پر آقا (ﷺ)
ہوئی ہے ہر طرح محتاجِ غیراں یا رسول اللہ (ﷺ)

یہی اُمّت کہ جس سے کانپتے تھے قیصر و کسریٰ
مسلسل خوفِ اعدا سے ہے لرزاں یا رسول اللہ (ﷺ)

ترا اُسوہ بقائے ملّتِ بیضا کا ضامن ہے
نہ جانے کیسے سمجھیں گے یہ ناداں یا رسول اللہ (ﷺ)

ہمارے استغاثے کو پذیرائی ملے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم)
پھریں گے کب تلک یونہی پریشاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
مجھے بھی حاضری کا اذن مل جائے مرے مولا
مَیں کب سے باندھ کر بیٹھا ہوں ساماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

صادق جمیل (لاہور)

....

ازل سے ہے ترا جبریل درباں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
ترے خدّام ہیں جنّت کے رضواں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
بنا دیں وادیٔ جاں کو گلستاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہو دل مثلِ قمر میرا بھی تاباں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
خدا کے بعد ہیں بس آپ سب سے افضل و برتر
ہے یہ اپنا عقیدہ اور ایماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تمھارا ذکرِ اقدس مشکلوں میں ہے معین اپنا
تمھارا نام تسکینِ دل و جاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
وہ اصحابِ مکرمؓ تھے جنھیں حق نے خلافت دی
حقیقت میں تھے وہ مردِ مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تمھارے چہرۂ انور کی تابانی پہ صدقے ہیں
یہ خورشید و نجوم و ماہِ تاباں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
فقط یہ آپ کے حسنِ ولادت ہی کی برکت ہے
ہوئی شامِ خزاں صبحِ بہاراں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
قسم حق کی ہے اصنافِ سخن کی کہکشاؤں میں
مہِ کامل تری مدح درخشاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تمھارے گلشنِ رحمت کی جاں پرور ہواؤں نے
کیا صحراؤں کو رشکِ گلستاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نہ پلّے نیک نامی ہے، فقط خامی ہی خامی ہے
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)"
سعادت ہے، ترا اسمِ حسیں خونِ جگر سے میں
جو لکھ پاؤں سرِ لوحِ دل و جاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تمھاری یاد میں آنکھوں سے اشکوں کا رواں ہونا
یقیناً ہے سرِ مژگاں چراغاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
حقیقت میں ترا ہر فعل قانونِ شریعت ہے
ترا ہر قول ہے تفسیرِ قرآں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تمھارے ہر بیاں کو ہم بیانِ حق سمجھتے ہیں
تمھارا نطق ہے نطقِ دُر افشاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تری شمعِ رسالت کا بنایا ہم کو پروانہ
خدا کا ہے بڑا ہم پر یہ احساں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تری پُرنور صورت کا ہے نقشہ دل رُبا آقا (صلی اللہ علیہ وسلم)
تری سیرت کا ہر پہلو درخشاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
نگاہوں میں سمایا ہے تمھارا گنبدِ خضرا
جچیں نظروں میں کیا اب قصر و ایواں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
دُعا کرتا ہے نازشؔ آپ کے قدموں کی برکت سے
ہوں پھر شیر و شکر سارے مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

....

نہ ہو گر آپ کی ہستی پہ ایماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)"
ہمارے درد کا ہو کوئی درماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
ذلیل و خوار ہیں ہر سُو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کئی نسلیں گئیں لے کر یہ ارماں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
کرے گا کب حکومت ہم پہ قرآں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
بتانِ رنگ و خوں کی پھر پرستش ہے یہاں جاری
مہاجر کوئی ہے تو کوئی افغاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
زبانوں پر تو ہے اقرار توحید و رسالت کا
مگر دل میں نہیں تنویرِ ایماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
خدا کا حکم ہو نافذ خدا کی پاک دھرتی پر
لیے پھرتے ہیں دل میں ہم یہ ارماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
سزا پائی ہے ہم نے پیرویٔ غیر کی آقا (صلی اللہ علیہ وسلم)
بچا لیجے کہ ہے اُمّت پشیماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
جسے دیکھو نظر آتا ہے سوداگر خسارے کا
رواں راہِ تباہی پر ہے انساں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
زمانے بھر میں ہر جانب گرانی ہی گرانی ہے
اگر ہے تو لہُو مُسلم کا ارزاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
حسینی ہو کے بھی طرزِ عمل اپنا یزیدی ہے
ہیں اس بے رہروی سے ہم پریشاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
جو کعبؓ و رُومیؒ و جامیؒ و بُوصیریؒ پہ برسا تھا
وہی ہم پر بھی برسے ابرِ نیساں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
بنایا شاعرِ حمد و ثنا شہزادؔ کو اس نے
خدائے ذوالمنن کا ہے یہ احساں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

شہزادؔ مجدّدی (لاہور)

....

نمو کا جب نہ ہو کوئی بھی امکاں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تو کیونکر دل نہ ہو ہر دم پریشاں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہمارے ہاتھ ہے اپنا گریباں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
کوئی ان وحشتوں کا کیجے درماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تمھی افسانۂ ہستی کا عنواں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تمھی سے ہیں ہمارے دل فروزاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
طبیعت نعت کہنے کی طرف مائل نہیں ہوتی
نہ ہو جب تک سرِ مژگاں چراغاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
مرے اجداد خاکِ پا پہ واری آپ کے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم)
مرے ماں باپ صدقے اور میں قرباں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہوئے ہیں آپ کے نقشِ کفِ پا سے جو مَس آقا (صلی اللہ علیہ وسلم)
وہ سب ذرّے ہوئے لعلِ بدخشاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
بنامِ دیں ہمارا مشغلہ ٹھہری ہے خوں ریزی
ہمارا ہی لہو ہے سب سے ارزاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
مَرض لاحق ہُوا ہے ہم کو شخصیّت پرستی کا
ہُوا سارا زمانہ ہم پہ خنداں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
وہ جو معراج کی شب عرش تک پہنچے ہیں آپ! اس پر
ملائک، جنّ و انساں سب ہیں حیراں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
اگر ہم سامنے دیکھیں تو اندیشوں کا جنگل ہے
تعاقُب میں ہے اک غولِ بیاباں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
نجانے دربدر کیوں مارے مارے پھرتے رہتے ہیں
ہر اک چوکھٹ پہ ہم پھیلائے داماں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

واجدؔ امیر (لاہور)

....

ہُوئی جاتی ہے فرقت حشر ساماں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
دکھا دیجے مجھے رُوئے درخشاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مرے گھر آپ ہوں اے کاش مہماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نچھاور آپ پر کر دوں دل و جاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کہوں کیا آپ سے رُوداد اپنی خستہ حالی کی

عیاں ہے آپ پر حالِ پریشاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہے صورت آپ کی شرحِ جمالِ ذاتِ یزدانی

ہے سیرت آپ کی آئینِ قرآں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اُمر کر دو پئے دیدار جلوے رُوئے تاباں کے

ہے کب سے منتظر یہ چشمِ حیراں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مسلسل آپ کے چوموں قدم ممنون ہو کر میں

مسلسل آپ کے ہوں مجھ پہ احساں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کرم سے آپ نے جھولی بھری ہے جن کی دُنیا میں

وہ محشر میں بھی ہیں رحمت بداماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

زمانے بھر کی مشکل آپ ہی آسان کرتے ہیں

خدارا میری مشکل بھی ہو آساں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اُجالا جس کے دم سے ہے ہر اک بزمِ حقیقت میں

ہے اُلفت آپ کی وہ شمعِ ایماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

سَنَد مقبولیت کی اب عطاؔ کو بھی عطا کیجیے

عطاؔ بھی آپ ہی کا ہے ثنا خواں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور)

....

غلامی آپ کی ہے جانِ ایقاں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

محبّت آپ کی ہے اصلِ ایماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

دکھا دیں ہم کو اپنا رُوئے تاباں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مَیں صدقے یا رسولَ اللہؐ مَیں قرباں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

گرفتارِ حوادث ہیں مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہو ان کے درد کا بللہ درماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

عطا کی کبریا نے آپ کے تذکار کو رفعت

کہ اِس اعزاز پر شاہد ہے قرآں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

خدا نے آپ کو وَالشّمس کہہ کر یاد فرمایا

سراپا آپ کا ہے نورِ رحماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)!

گدائی آپ کے در کی شہنشاہی سے بہتر ہے

کہ مضمر اس میں ہے معراجِ انساں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اسیرِ مصلحت ہوں، مبتلائے معصیت ہوں میں

"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)"

تہی داماں ہوں علم و حکمت و فہم و فراست سے

"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)"

مری فردِ عمل میں جز گناہوں کے نہیں کچھ بھی

میں اِس حالت پہ اپنی ہوں پشیماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

مجھے دامانِ رحمت میں چھپا لیجے مرے مولیٰ

کہ ہے پیشِ نظر محشر کا میداں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

زبُوں حالی فزُوں حد سے ہوئی ہے مسلم اُمّہ کی

ہُوا دُنیا میں اس کا خون ارزاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

تلاطُم خیز موجوں میں گھری ہے کشتیٔ اُمّت

کوئی فرمائیے بچنے کا ساماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کیا ہے یورپی سازش نے ٹکڑے ٹکڑے اُمّت کو

خدارا اس کو کیجے پھر سے یکجاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ہمیشہ آپ کی سچّی عقیدت اور محبّت کا

رہے فانوس سینوں میں فروزاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نہ مرجھائیں کبھی ایمان کے، اخلاص کے غنچے
پھلا پھولا رہے دیں کا گلستاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

ہٹیں اسلامیوں کے سر سے سارے سائے ظلمت کے
کہ آقا آپ ہیں مہرِ درخشاں یا رسول اللہ (ﷺ)

کیا ہے اپنی ہر نعمت کا قاسم آپ کو رب نے
ملے للہ ہم کو علم و عرفاں یا رسول اللہ (ﷺ)

گدا ابنِ گدا نوریؔ کو کیجیے صدقۂ زہراؓ
عطا اسلاف کا سوز فراواں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)

دکھا دیجیے ہمیں آیاتِ یزداں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
ہے صورت آپ کی مانندِ قرآں یا رسول اللہ (ﷺ)

صفیؔ ہے آپ کی فرقت میں گریاں یا رسول اللہ (ﷺ)
بنا دیجیے اسے بھی ابرِ نیساں یا رسول اللہ (ﷺ)

تمھاری نعت پڑھتی ہیں ہوائیں باوضو ہو کر
تمھارا ذکر کرتے ہیں گلستاں یا رسول اللہ (ﷺ)

تمھارے نور کے دریوزہ گر ہیں سب مہ و انجم
تمھارے نور سے ہے مہر تاباں یا رسول اللہ (ﷺ)

تمھارے نام کی خوشبو سے ہوتے ہیں معطّر گل
تمھارے نام سے کھلتی ہیں کلیاں یا رسول اللہ (ﷺ)

تمھارے فیض کی لو سے منوّر آئنہ خانے
تمھارے دم سے ہے حسنِ نگاراں یا رسول اللہ (ﷺ)

بنامِ فاطمہؓ مجھ پر کرم ہو دو جہانوں کا
ہمیشہ ہوں مرے بھائی پہ احساں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

قبولیت کا حاصل ہو شرف میری دعاؤں کو
بنے داتا ہو منظوری کا ساماں یا رسول اللہ (ﷺ)

ڈاکٹر پروفیسر محمد سفیان صفی (ہری پور)

لیے پھرتا ہوں دل میں ایک ارماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
کہ تیرے نام پر ہو جاؤں قرباں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

سوائے آپ کے کیا ہے مرا دُنیا و عقبیٰ میں
فقط ہیں آپ میرا دین و ایماں یا رسول اللہ (ﷺ)

سمجھ پایا نہ اب تک، حقِ تسلیم و رضا کیا ہے
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (ﷺ)"

عطا ہو جائے آنکھوں کو اگر اِک گوہرِ عرفاں
نہ کیوں پھر منزلِ برزخ ہو آساں یا رسول اللہ (ﷺ)

مجھے اے کاش! مل جائے گھروندا ایسی بستی میں
جہاں بس آپ کا چلتا ہو فرماں یا رسول اللہ (ﷺ)

حسین ابن علیؓ سا پھر محافظ ہو عطا کوئی
خزاؤں کی ہے زد میں پھر گلستاں یا رسول اللہ (ﷺ)

مَیں ہو کر آپ کا، اپنا نہ پایا آپ (ﷺ) کی سیرت
پشیماں ہوں، پشیماں ہوں، پشیماں یا رسول اللہ (ﷺ)

خدارا! حشر میں اعمال سے پردہ نہ اُٹھ جائے
مرا نُوں نُوں ہُوا جاتا ہے لرزاں یا رسول اللہ (ﷺ)

خدارا! خود انھیں اپنی ہی سیرت کی مہک دینا
مرے آنگن کے پھولوں کے نگہباں! یا رسولَ اللہ (ﷺ)

اگر تقدیر اِک ذرّہ بنا دے آپ کی رہ کا
ہو نازاں مجھ پہ پھر لعلِ بدخشاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

عطا ثاقبؔ کو بھی اک ریزۂ دانائی کر دیجے
کہ داناؤں میں ہو جائے یہ ناداں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

ثاقب علوی (کامونکے)

.....

مرے دل میں ہے مدحت کا چراغاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
ہوں میرے دین و دُنیا بھی درخشاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
ہوئے ہم آپ (ﷺ) کی اُمت میں پیدا، یہ بھی کیا کم ہے
اتر سکتا نہیں ہم سے یہ احساں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
یہ جس حالت میں ہے اُمت، نکل بھی پائے گی اس سے
نظر آتے نہیں ایسے کچھ عنواں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
چھٹا ہے آپ (ﷺ) کا اسوہ کچھ ایسے اپنے ہاتھوں سے
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)"
مکمل ہو چکی مہلت مگر دل میں تمنا ہے
ہو آخر خاتمہ میرا بہ ایماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
زہے قسمت کہ کھلتے ہیں ثنا کے پھول ہونٹوں پر
رہے تا عمر یہ فصلِ بہاراں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
ہزاروں خواہشوں میں سب پہ حاوی ایک خواہش ہے
محبت آپ کی پاؤں فراواں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
دعا ہے، آپ کا جب ذکر آئے تو ہمیشہ ہوں
ستارے میری پلکوں پر فروزاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
تہی دست اور ہُوں میں بے ہُنر سارے زمانے میں
تری مدحت مجھے کر دے نمایاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
ہُوں ذکر و فکرِ نعتِ سرورِ عالم (ﷺ) میں گم انجمؔ
مری بخشش کا بن جائے یہ ساماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

محمد افضال انجمؔ (لاہور)

.....

محبت آپ کی بنیادِ ایماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
لُٹا دوں آپ پر اپنے دل و جاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
زیارت جس نے کی، اس کی شفاعت ہو گئی واجب
مرے دل نے کہا، سودا ہے ارزاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
مگر کچھ سوچ کر میرے قدم لرزیدہ ہیں آقا (ﷺ)
ہوں شرمندہ، پریشاں اور حیراں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
ہُوا قرآن سے غافل، پھنسا ہوں فرقہ بندی میں
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)"
کرم فرمایئے آقا، کرم فرمایئے آقا (ﷺ)
دعا فرمایئے، منزل ہو آساں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
سوائے آپ کے، کوئی نہیں تاریخِ عالم میں
برائے دشمناں بھی گُل بداماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
تمنا ہے کہ عقبیٰ میں رہوں آقا (ﷺ) کے قدموں میں
خدارا کیجیے پورا یہ ارماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
دعائے مغفرت کر دیں، خطا کا بار سر پر ہے
کرم فرمائے گا توّاب و رحماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
اَغِثنِی سَیّدِی (ﷺ)! اُنظُر بِحالِی، پھول کے لب پر
سُنیں فریاد اِس کی، ہے یہ گریاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

تنویر پھول (نیویارک)

.....

دکھائیں پھر مجھے طیبہ کی گلیاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
مَیں اس لطف و عنایت کا ہوں خواہاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
فلک پر جس طرح شمس و قمر ہیں، اس سے بڑھ کر آپ
نبیوں میں، رسولوں میں نمایاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

یقیناً آپ کی رحمت، شفاعت، شفقت و رافت
گنہگاروں کی بخشش کا ہے ساماں یا رسولَ اللہ ﷺ
مرا جینا، مرا مرنا نہ کیوں ہو آپ کی خاطر
مرے جو آپ ہی ہیں دین و ایماں یا رسول اللہ ﷺ
تصوّر بھی اسی کا ہو، اسی کی یاد ہو دل میں
عطا فرمائیں ایسا عشق رحماں یا رسول اللہ ﷺ
پکاروں آپ کو کیسے نہ میں رنج و مصائب میں
مرے ہر غم کا جب ہیں آپ درماں یا رسول اللہ ﷺ
مری اصلاح کی للہ کچھ تدبیر فرمائیں
کہ صبح و شام ہوں عصیاں میں غلطاں یا رسول اللہ ﷺ
مرا آقا، مرا مولا، مرا ملجا، مرا ماویٰ
یقیناً آپ ہیں اے جانِ جاناں، یا رسول اللہ ﷺ
گناہوں کی نحوست سے اندھیرا ہی اندھیرا ہے
لحد میں آ کے فرمائیں چراغاں یا رسول اللہ ﷺ
تہی دامن ہوں اور میزان پر لایا گیا ہوں میں
مدد فرمائیں میری، ہوں پریشاں یا رسول اللہ ﷺ
سنو فریاد عاجز کی برائے غوثِ جیلانی
کریں گمرہ نہ اس کو نفس و شیطاں یا رسولَ اللہ ﷺ

محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)

....

خدارا کیجیے پورا یہ ارماں یا رسولَ اللہ ﷺ
مجھے اپنا بنائیں پھر سے مہماں یا رسول اللہ ﷺ
یقیناً آپ ہیں محبوبِ یزداں یا رسول اللہ ﷺ
ہر اک مخلوق کے ہیں آپ سلطاں یا رسول اللہ ﷺ

خدا کی ہر صفت کے آپ جو ہیں مظہرِ کامل
یوں ٹھہرے آپ ہی کامل ہیں انساں یا رسولَ اللہ ﷺ
وہ ہیں شمس و قمر اور ہیں نجوم اور کہکشائیں ہیں
یہ سارے آپ ہی سے ہیں فروزاں یا رسول اللہ ﷺ
اجل آئے تو ہو میری جبیں اور آپ کا در ہو
کریں للہ پورا میرا ارماں یا رسول اللہ ﷺ
میں خود سے کچھ نہیں ہوں، جو بھی کچھ ہوں، آپ ہی سے ہوں
یقیناً آپ سے ہے میری پہچاں یا رسول اللہ ﷺ
ہمیں جو آپ نے اپنی غلامی سے نوازا ہے
بہت ہے آپ کا ہم پر یہ احساں یا رسول اللہ ﷺ
گناہوں کی سیاہی سے دلِ عاجز ہُوا تاریک
پئے مُرشد اسے فرمائیں تاباں یا رسولَ اللہ ﷺ

محمد ابراہیم عاجز قادری

....

مرے گھر کی رہیں شمعیں فروزاں یا رسولَ اللہ ﷺ
درودِ پاک ہو اِس کا نگہباں یا رسول اللہ ﷺ
دیے ہیں اک عُدو نے غم ہزاراں یا رسول اللہ ﷺ
پریشاں ہیں جہاں بھر کے مسلماں یا رسول اللہ ﷺ
مجھے اُس روشنائی سے کوئی قطرہ عطا کر دیں
بنی ہے جو پئے مدحت نگاراں یا رسول اللہ ﷺ
ہمارے گلستانوں میں مسلسل خار اُگتے ہیں
انھیں کر دیجیے رشکِ بہاراں یا رسول اللہ ﷺ
گدائی آپ ﷺ کے در کی، گدائی آپ کے در کی!
نہیں درکار جنّت، حور و غلماں یا رسولَ اللہ ﷺ

بُھلا بیٹھی ہے اُمت، شان و شوکت، مرتبہ اپنا
اسے کر دیجیے پھر سے نمایاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

رواں ہیں آبشاریں آنکھ سے ہجرِ مدینہ میں
مری پلکیں بھی ہیں رشکِ چراغاں یا رسول اللہ (ﷺ)

چلے سُنّت پہ جو، اُس پر زمانہ طعن کرتا ہے
بہت ہیں مضطرب اب اہلِ ایماں یا رسول اللہ (ﷺ)

ہمارے شہر کا سلطاں محوِ خوابِ غفلت ہے
عطا کر دیں اسے چشمِ نگہباں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

سلطان محمود (لاہور)

....

پشیماں ہوں، پشیماں ہوں، پشیماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (ﷺ)"

تمھی ہو میرے دردِ دل کا درماں یا رسول اللہ (ﷺ)
مَیں قرباں یا رسول اللہ، میں قرباں یا رسول اللہ (ﷺ)

بلا کر عرش پر جس کی خدا نے میزبانی کی
خدا کے آپ ہیں وہ خاص مہماں یا رسول اللہ (ﷺ)

ملے اذنِ حضوری، مَیں بھی جلوے بھر لوں آنکھوں میں
مری بخشش کا بھی ہو جائے ساماں یا رسول اللہ (ﷺ)

ملا ہے درسِ انسانی جہاں سے نوعِ انساں کو
کھُلے میری نظر پہ وہ دبستاں یا رسول اللہ (ﷺ)

نقوشِ پائے اقدس پر عقیدت سے کروں سجدے
مرے دل میں تڑپتا ہے یہ ارماں یا رسول اللہ (ﷺ)

تصوّر میں کھڑا ہوں روبرو سرکارِ دوراں (ﷺ) کے
نظر اُٹھتی نہیں، آنکھیں ہیں گریاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

پریشاں ہو رہا ہوں جھانک کر اپنے گریباں میں
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (ﷺ)"

بھٹکتے پھر رہے ہیں زر پرستی کے اندھیروں میں
مری مِلّت کی وحدت کے نگہباں یا رسول اللہ (ﷺ)

کہیں مُرجھا نہ جائے دہشتوں کی تیز آندھی میں
سحَر کی آرزوؤں کا گلستاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

اکرم سحر فارانی (کامونکی)

....

ہے نسلوں پر ہماری تیرا احساں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
کہ ہم ہیں تیرے صدقے میں مسلماں یا رسول اللہ (ﷺ)

پہاڑوں پر اترتا جو تو ریزہ ریزہ ہو جاتے
ہُوا نازل وہ تیرے دل پہ قرآں یا رسول اللہ (ﷺ)

بچایا دینِ حق آغوشِ حق میں پرورش پا کر
نواسوںؓ پر ترے، جاں میری قرباں یا رسول اللہ (ﷺ)

حکومت ٹھوکروں میں رکھتے ہیں وہ اہلِ باطل کی
ترے در کے گداگر ہیں وہ سلطاں یا رسول اللہ (ﷺ)

تری رحمت نے ہی بگڑی ہوئی قسمت سنواری ہے
کرے کیونکر نہ خود پر ناز انساں یا رسول اللہ (ﷺ)

کھُلا ہم پر، یہ جب قرآن کی ہم نے تلاوت کی
ثنا خوانی تری کرتا ہے قرآں یا رسول اللہ (ﷺ)

بنا کر یہ زمین و آسماں تیری محبّت میں
لکھا ہے اُس پہ خود قدرت نے عنواں یا رسول اللہ (ﷺ)

یہ ممکن ہی نہیں، ہم کو جلا دے آتشِ دوزخ
ترا تھاما ہُوا ہے ہم نے داماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

بچائے گا اسے ہر اک زمانے میں مصیبت سے
گھرانا ہے ترا دیں کا نگہباں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

زمانے کے مطابق ہم کو یہ رستہ دکھاتا ہے
ترا ہے معجزہ ایسا یہ قرآں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

زمیں پر بن گئی جنّت جو وہ طاؔہر قدم آئے
نہ آتے آپ تو رہتی بیاباں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

طاؔہر ناصر علی (لاہور)

مَیں ہوں احوال پر اپنے پریشاں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
کہ پت روگی ہے میرا نخلِ ایماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

نگاہِ لطف فرماؤ کہ ہو کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے والی
ہو میرا قلبِ ویراں بھی گلستاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سدا آتے رہیں عاشق، دوا پاتے رہیں دل کی
مدینہ کا رہے آباد ایواں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کبھی طیبہ خیالوں میں، کبھی بطحا خیالوں میں
دلِ محزوں کی تسکیں کا ہے ساماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بہت دکھ میں، بڑے آزار میں مغموم اُمّت ہے
ہوئی جب سے ترے در سے گریزاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ہے گھائل، زخم خُوردہ، تفرقہ بازوں سے اُمّت، اور
اُٹھا رکھا ہے غیروں نے نمکداں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ہے ناموسِ رسالت شرطِ ایماں، حاصلِ ایماں
میں قرباں آپ پر، قرباں مری جاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

جہاں پر آپ کرتے تھے بیاں رب کی بڑائی کا
کبھی میں بھی تو دیکھ آؤں وہ گلیاں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

پراگندہ ہے ظاہر اور باطن بھی پراگندہ
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"

عقیلِ بے ہُنر کو نعت کہنے کا ہنر دے دو
زمانہ اس کو کہتا ہے سخنداں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

عقیل اخترؔ (لاہور)

ہُوا جو آپ کا اک بار مہماں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ہُوا اُس پر سفرِ محشر کا آساں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

گناہوں کی سیاہی میں ڈبو کر زندگی ساری
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"

کبھی تو میں بھی چوموں گا درِ اقدس کو پلکوں سے
کبھی تو ہوں گے پورے میرے ارماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کرم کی بھیک مجھ کو دیں، بَری کر دیں گناہوں سے
گناہوں پر ہوں اپنے میں پشیماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

چھڑایا نسلِ آدم کو تمھی نے ظلمتِ شب سے
کیا توحید کا تم نے چراغاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

تمھی محبوب ہو رب کے، تمھی نبیوں کے سرور ہو
تمھارا نام ہر مشکل کا درماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

مری سوچیں نکھر جائیں، مری نعتیں سنور جائیں
اگر تم مان لو مجھ کو ثنا خواں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

پکڑ کر آپ کا پلّو یہ شاؔہد حشر کے دن بھی
گزر جائے گا پُل پر سے خراماں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ہمایوں پرویز شاہدؔ (لاہور)

مہکتے ہیں، چہکتے ہیں گلستاں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ہُوا ہے آپ کے صدقے یہ احساں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
فرشتے کیا، پیمبرؑ کیا، خدا تھا منتظر جس کا
فلک پر تھے تمھی وہ خاص مہماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
لبوں پر وِرد رہتا ہے درودوں کا، سلاموں کا
دیے پلکوں پہ رہتے ہیں فروزاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ہے جتنی زندگی، گزرے ہَرے گنبد کہ سایے میں
نہیں ہے اور دل میں کوئی ارماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
سَنَد جن کو غلامی کی عطا فرمائی ہے تم نے
ہے اُن کے نام سے مشکل ہراساں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
چُھپا لیجے سرِ محشر مجھے بھی اپنی چادر میں
بہت ہوں مَیں گناہوں پر پشیماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
دھنسا ہوں سر سے پاؤں تک مَیں دلدل میں گناہوں کی
"کہوں کس منہ سے میں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"
تمھاری آل کا سگ ہے سلیمؔ معصیت پیشہ
اسی خاطر ہے یہ بخشش کا خواہاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

عمران سلیمؔ (لاہور)

....

مِری سب مشکلوں کو کر دیں آساں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
مِرا خوشیوں سے بھر دیں خالی داماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
خدا کے سب رسولوں اور نبیوںؑ میں تمھارا ہے
مقام و مرتبہ سب سے نمایاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
نہیں تم کو سکھائی شاعری اس وجہ سے رب نے
تمھاری شان کے یہ تھی نہ شایاں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

تمھیں اللہ نے بخشا تھا رعب و دبدبہ ایسا
کہ ہر دشمن تھا ہو جاتا ہراساں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

.........ق.........

محبّت تم سے اتنی خالقِ کونین رکھتا تھا
رہا کرتا تھا وہ ملنے کا خواہاں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
لہٰذا اس نے تم کو عرش پر بُلوا کے بالآخر
تمھیں اپنا کیا تھا خاص مہماں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
منافی آپ کی سنّت کے ہیں اعمال جب میرے
"میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"

محمد اقبال نازؔ (فیصل آباد)

....

یمِ عصیاں میں جب ہم سب ہیں غلطاں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
"کہیں کس منہ سے پھر خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"
ہیں مِن حیثُ الجماعت دہر میں بے حیثیت سارے
ہمارے سر سے ٹالیں آپ بُحراں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
جہاں سب آپ کی خاطر بنائے ربِّ اکرم نے
جہاں سب آپ کے ہیں زیرِ فرماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
نہ ہوتے آپ تو رہتا تھا متنِ زندگی عنقا
کتابِ زیست کے ہیں آپ عنواں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
سوائے آپ کے، دُنیا میں کوئی اور کب پایا
کسِ بیکس، قرارِ بیقراراں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
صحابہؓ، اولیاؒ، سب آپ ہی کے نام لیوا ہیں
اسی سے ہے فرازِ سرفرازاں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
جو مجھ سے دین کی کوئی اہم خدمت نہ ہو پائی
ہُوں اس ناکردہ کاری پر پشیماں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سمجھتا ہوں کہ ہے "صَلِّ عَلٰی" رُکنِ رکیں دیں کا
بہت سے اور بھی ہیں گرچہ ارکاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

سراجِ نور ہیں، نورِ ازل کے آپ مظہر ہیں
کریں روشن مِرا مہتابِ وِجداں یا رسول اللہ (ﷺ)

وہ ہو بوجہل یا ہو بُولہب یا عاص بن وائل
ہیں دشمن آپ کے معتوبِ یزداں یا رسول اللہ (ﷺ)

عطا فرمایئے گا بعدِ مُردن اپنے بندے کو
بقیعِ پاک کا شہرِ خموشاں یا رسول اللہ (ﷺ)

وہ بندہ حشر میں بچ جائے گا ہر حرفِ پُرسش سے
ہوئے جس شخص کے بھی آپ پُرساں یا رسول اللہ (ﷺ)

چلے جب آپ سُوئے لامکاں تو آپ نے دیکھا
پسِ سدرہ کھڑا جبریلؑ حیراں یا رسول اللہ (ﷺ)

تھا عہدِ انبیاءؑ جب آپ کو سارے نبیّوںؑ نے
تھا مانا سربراہِ سربراہاں یا رسول اللہ (ﷺ)

نظر جیسے ہی پڑتی ہے نبی (ﷺ) کے سبز گنبد پر
مِری مژگاں پہ ہوتا ہے چراغاں یا رسول اللہ (ﷺ)

نکلوائیں خدارا روح کو اس سے مدینے میں
جو یہ خمسہ عناصر کا ہے زنداں یا رسول اللہ (ﷺ)

اجازت دفنِ طیبہ کی ملے سرکارِ والا (ﷺ) سے
کھُدی تو دل پہ ہے تصویرِ امکاں یا رسول اللہ (ﷺ)

انھیں اذنِ حضوری دیں کہ وہ خنداں و فرحاں ہوں
جو ہیں مہجوریٔ طیبہ میں گریاں یا رسولِ اللہ (ﷺ)

دھکیلے جا رہے ہیں ملک کو حاکم اندھیرے میں
کہیں عنقا ہو یہ اِفراطِ خلجاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

ہمیں چھُٹکارا اِس سے خالق و مالک سے دلوائیں
حکومت میں ہے خَیلِ بے ضمیراں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

بُلا لیتے ہیں جب محمودؔ کو خود آپ طیبہ میں
تو کیا بھائے اِسے بُستانِ رِضواں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

راجا رشید محمودؔ

....

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

ہے میری زندگی یُوں کیف ساماں یا رسولَ اللہ (ﷺ)
کہ محشر میں رہُوں گا زیرِ داماں یا رسول اللہ (ﷺ)

محبّت آپ سے خالق کی آتی ہے نظر مجھ کو
مَیں جب جب بھی پڑھُوں آیاتِ قرآں یا رسول اللہ (ﷺ)

مدینے سے بُلاوے کی نویدِ جانفزا پا کر
میں ہو جاؤں نہ کیوں مستی میں رقصاں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

نظر جب آپ کے مینار و گنبد پر پڑے میری
نہ پلکوں پر فزوں کیوں ہو چراغاں یا رسول اللہ (ﷺ)

حقیقت میں ہے خواہش آپ (ﷺ) کے قدموں میں رہنے کی
مدینے میں جو ہُوں مرنے کا خواہاں یا رسول اللہ (ﷺ)

اگر "شَاهِدْ" سمجھتا آپ کو اعمال پر اپنے
بُرائی سے نہ کیوں رہتا گریزاں یا رسول اللہ (ﷺ)

تحفُّظ آپ کی ناموس کا پیشِ نظر رکھ کر
جو دوں جاں تو مروں شاداں و فرحاں یا رسول اللہ (ﷺ)

عمل کوئی ہُوا، گر آپ کی سُنّت سے کچھ ہٹ کر
رہوں گا سرنگوں، سر در گریباں یا رسول اللہ (ﷺ)

مجھے لگتا ہے، حرفِ نعت کوئی کہ نہیں پایا
ہوں کہنے کو تو یوں میں بھی سخنداں یا رسولَ اللہ (ﷺ)

راجا رشید محمودؔ

....

نہیں اعمالِ بد پر جب پشیماں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
''میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

جو جلبِ زر کی خاطر ہُوں ثنا خواں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''
''میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

حسد اور عیب جُوئی میری عاداتِ قبیحہ ہیں
''میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

مسلماں بھائی کی غیبت جو میرا روزمرّہ ہے
''میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

محبّت ظاہری ہر اک سے ہے، پر بُغض ہے دل میں
''میں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسولِ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

جو میں دیں کے شعائر پر زباں تضحیک کی کھولوں
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

ریا بُنیاد ہے جب ایک اک اچھّائی اور نیکی
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

کمی کرتا ہوں جب میں آپ کی توقیر و عزّت میں
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

عمل میں آپ کی سیرت نہیں پیشِ نظر رکھتا
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

نہیں ہوں طاعت و تقلید کے رستے کا جب راہی
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

اگر ماں باپ کی خدمت میں کوتاہی بھی کرتا ہوں
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

نہیں حسنِ سلوک اپنا اگر افرادِ خانہ سے
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

نہیں کرتا مدد جب بیکس و نادار لوگوں کی
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

اگر ہُوں مولوی اور فرقہ بندی کا مُبلّغ ہوں
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

مُلوّث ہُوں اگر میں ہر طرح کی قتل و غارت میں
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

جو خود کو اور دُوجوں کو بھی میں بم سے اڑاتا ہوں
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

مُقلّد کافروں کا ہوں سیاست اور معیشت میں
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

سیاست دان ہوں اور لُوٹتا ہوں قوم کی دولت
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

جو میں نے ناک میں دم کر دیا اپنی رعایا کا
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

ہڑپ کرتا ہوں جب میں پیسہ پیسہ ملک و ملّت کا
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

کسی بھی حکم پر تو آپ کے، چلتا نہیں ہُوں میں
''تو کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)''

راجا رشید محمود

....

کونسل کا ۱۰۹ واں

(دسویں سال کا دوسرا) ماہانہ حمدیہ ونعتیہ طرحی مشاعرہ

الحمرا ادبی بیٹھک' لاہور

۶ فروری ۲۰۱۱ (اتوار۔۲ بجے دوپہر)

....

صاحبِ صدارت: علامہ ذوقی مظفر نگری

مہمانانِ خصوصی: بشیر رحمانی

محمد ابراہیم عاجز قادری

مہمانِ اعزاز: سلیم طاہر

مہمان شاعر: صاحبزادہ محمد محبّ اللہ نوری (بصیر پور)

قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری

ناظم مشاعرہ: راجا رشید محمود

(چیئرمین' سیدِ ہجویر نعت کونسل)

....

مصرعِ طرح:

''وہ کلی چٹکی' کرن پھوٹی' سویرا ہو گیا''

شاعر:

شبیر حسن خاں جوش ملیح آبادی

(وفات: ۲۲ فروری ۱۹۸۷)

مسدس کے ایک مصرعے پر طرحی مشاعرہ

''وہ کلی چٹکی' کرن پھوٹی' سویرا ہو گیا''

جوش ملیح آبادی۔ صفحہ ۷۶'۷۷

حمدِ خالق و مالکِ کائنات جلّ جلالہ'

محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)۔ ۷۸ — راجا رشید محمود۔ ۷۹

نعتِ وجہِ تخلیقِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ

''سویرا' افشا' صحرا'' قوافی۔ ''ہوگیا'' ردیف

ذوقی مظفر نگری (لاہور)۔ ۸۰'۸۱ — بشیر رحمانی (لاہور)۔ ۸۱'۸۲

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)۔ ۸۲۔۸۴ — محبوب الٰہی عطا (ہری پور)۔ ۸۴'۸۵

تنویر پھول (نیویارک)۔ ۸۵'۸۶ — پروفیسر محمد سفیان صفی (ہری پور)۔ ۸۶

منظر عارفی (کراچی)۔ ۸۷ — محمد ابراہیم عاجز قادری۔ ۸۷'۸۸

غلام رسول ثاقب علوی (کامونکی)۔ ۸۸'۸۹ — عمران سلیم (لاہور)۔ ۸۹'۹۰

ہمایوں پرویز شاہد (لاہور)۔ ۹۰ — راجا رشید محمود۔ ۹۱

''سویرا' بسیرا' اندھیرا'' قوافی۔ ''ہوگیا'' ردیف

اکرم سحر فارانی (کامونکی)۔ ۹۲ — تنویر پھول۔ ۹۲'۹۳

''ہو' کھو' پھیلاؤ'' قوافی۔ ''گیا'' ردیف

راجا رشید محمود۔ ۹۳'۹۴

غیر مردّف نعت

راجا رشید محمود۔ ۹۴'۹۵

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے مسلمانو! مبارک ہو نوید فتح یاب
لو وہ نازل ہو رہی ہے چرخ سے اُمُّ الکتاب
وہ اُٹھے تاریکیوں کے بامِ گردوں سے حجاب
وہ عرب کے مطلعِ روشن سے اُبھرا آفتاب
گُم ضیائے صُبح میں شب کا اندھیرا ہو گیا
وہ کلی چٹکی، کرن پھُوٹی، سویرا ہو گیا

خسروِ خاور نے پہنچا دیں شعاعیں دور دور
دل کھلے، شاخیں ہلیں، شبنم اڑی، چھایا سُرور
آسماں روشن ہوا، کانپی زمیں پر موجِ نور
پَو پھٹی، دریا بہے، سنکی ہوا، چہکے طیور
نورِ حق فاران کی چوٹی کو جھلکانے لگا
دلبری سے پرچمِ اسلام لہرانے لگا

گرد بیٹھی کُفر کی، اُٹھّی رسالت کی نگاہ
گر گئے طاقوں سے بُت، خم ہو گئی پشتِ گناہ
چرخ سے آنے لگی پیہم صدائے لا الٰہ
ناز سے کج ہو گئی آدم کے ماتھے پر کلاہ
آتے ہی ساقی کے، ساغر آ گیا، خُم آ گیا
رحمتِ یزداں کے ہونٹوں پر تبسُّم آ گیا

فقر کو جس کے، تھی حاصل کج کُلاہی، وہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
گلّہ بانوں کو عطا کی جس نے شاہی، وہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
زندگی بھر جو رہا بن کر سپاہی، وہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
جس کی ہر اک سانس قانونِ الٰہی، وہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
جس نے قلبِ تیرگی سے نور پیدا کر دیا
جس کی جاں بخشی نے مُردوں کو مسیحا کر دیا

شبیر حسن خاں جوش ملیح آبادی

....

حمدِ خالق و مالکِ کائنات جلّ جلالہٗ

کیا ہے ظاہر کیا ہے باطن حل یہ عُقدہ ہو گیا
صورتِ احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں ظاہر حق تعالیٰ ہو گیا
ایک قطرہ قدرتِ قادر سے دریا ہو گیا
اور ذرّہ اس کی رحمت سے ستارہ ہو گیا
بالیقیں اس کا ہی دل عرشِ معلّیٰ ہو گیا
جس کا بھی دل زُہد و تقویٰ سے مُصفّا ہو گیا
خالقِ کونین کی تخلیق کے یہ بھی ہیں رنگ
کوئی انساں، کوئی جنّ، کوئی فرشتہ ہو گیا
بے مشیّت رب کے اک کونپل کبھی پھُوٹی نہیں
جس کو چاہا اس نے، وہ پودا توانا ہو گیا
اس کی دُنیا اور عقبیٰ بن گئی راحت کدہ
جس پہ رب کی رحمت و رافت کا سایہ ہو گیا
بے کسی اور بے بسی اس کی ہوئی پل بھر میں دور
فضلِ ربّ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جس کا سہارا ہو گیا
قادرِ مطلق خدائے پاک نے جب "کُن" کہا
جس کے بارے میں ہے چاہا جیسا، ویسا ہو گیا
کیا تعلّق اس کا درد و کرب و رنج و حُزن سے
یادِ رب کا جس کے بھی دل میں بسیرا ہو گیا
رحمتِ باری کی جس پر بھی توجّہ ہو گئی
"وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا"
روزِ محشر اس کو قدسی خلد میں لے جائیں گے
جس کی جانب رحمتِ رب کا اشارہ ہو گیا
یہ حقیقت واشگاف اَلفاظ میں عاجزؔ کہو
جو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہو گیا، رب بھی اسی کا ہو گیا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

یُوں ورائے عقل و فہم و علم ہے ذاتِ خدا
اُس نے رکھّا خود کو ہر حدِّ تعیُّن سے ورا
بحر و برّ، اِنس و ملک، شمس و قمر، ارض و سما
رب نے حرفِ "کُن" سے ہر اک چیز کو پیدا کِیا
خالقِ ہر کائنات و مالکِ روزِ جزا
ہم کو دستور العمل قرآن جس نے دے دیا
کہنا پڑتا ہے اِسے لطف و کرم کی انتہا
بے طلب کرتا ہے ہر مخلوق کو خالق عطا
منہ کی کھانے آ گیا تھا دشمنِ بیتِ خدا
ہاتھیوں کے ساتھ ابابیلوں سے لڑنے اَبرہہ
بندہ جو سازِ نَفَس پر حامدِ مالک ہُوا
پا سکے گا صِرف وہ عرفان اس کی ذات کا
شامیں آنکھیں، مٹیتی، شفّاف صبحیں دیکھ لو
ہیں زبانِ حال سے خالق کی یہ مدحت سرا
ہیں مُبرہَن یہ حقیقت سے حروفِ "اَلحمد"
خالقِ عالم ہے سب کچھ جانتا اور دیکھتا
یہ بتایا ہے ہمیں اُس کے حبیبِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے
سجدۂ ہر نوع ہے ربِّ عوالم کو روا
تابعِ اَحکامِ خالق ساری مخلوقات ہے
آتشِ نمرود کو اک حکم نے ٹھنڈا کِیا
ہو زباں پر روشنی محمودؔ نعتِ پاک کی
طاقِ دل میں حمد کا روشن کیے رکھنا دیا

راجا رشید محمودؔ

نعت وجہِ تخلیقِ کائنات علیہ السّلام والصّلوٰۃ

جتنا حصّہ قسمتاً تعمیرِ خضرا ہو گیا
اُتنا حصّہ فرش کا عرشِ معلّیٰ ہو گیا
کُن کے جلوے جب بکھیرے ہیں رسولِ خیر (ﷺ) نے
راز جو دُنیا میں تھا، دُنیا پہ اِفشا ہو گیا
قسمتاً جو ہو گیا سرکارِ دوراں (ﷺ) کا غلام
کوئی رہبر، کوئی سُلطاں، کوئی آقا ہو گیا
قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ گُونگے صنم پڑھنے لگے
کعبہ میں اعلان جب توحیدِ حق کا ہو گیا
جب نبی (ﷺ) نے خون چھڑکا خارزارِ کُفر میں
دین کا گلزار، یہ دُنیا کا صحرا ہو گیا
مرحبا خیرُ الوریٰ صَلِّ علیٰ کا معجزہ
پاس جو بھی آ گیا، وہ اُن کا شیدا ہو گیا
جس کی آنکھوں میں نبی (ﷺ) نے بھر دیا نورِ یقیں
لاکھ نابینا تھا، وہ خوش بخت بینا ہو گیا
نورِ سُبحانی نے جب دی ہے اذاں توحید کی
ڈھل گئی تثلیث کی ہر شب، سویرا ہو گیا
ہادیٔ اسلام (ﷺ) کا برسا ہے جب ابرِ کرم
خشک صحرا نورِ ایمانی کا دریا ہو گیا
شافعِ محشر (ﷺ) نے جب "لَا تَقْنَطُوْا" فرما دیا
دور سوچوں کے نگر سے فکرِ فردا ہو گیا
خونِ مومن کر رہے ہیں اَمن کے پیغام بر
اُمّتِ محبوبِ سُبحانی تجھے کیا ہو گیا

یہ ہے قانونِ الٰہی سے بغاوت کا مآل
بندگانِ کفر میں اسلام رُسوا ہو گیا
مَیں نے جب ذَوقی کہی نعتِ رسولِ آخری (ﷺ)
جُملہ جُملہ مِدح خوانِ شاہِ طیبہ (ﷺ) ہو گیا

ذَوقی مظفر نگری (لاہور)

جب نبی (ﷺ) آئے شبستاں میں سویرا ہو گیا
ذرّہ ذرّہ ہو گیا روشن، اُجالا ہو گیا
جس نے دیکھی ہادیٔ دینِ متیں کی اک جھلک
سُورۂ اِخلاص پڑھ کر اُن کا شیدا ہو گیا
سرورِ دوراں (ﷺ) کے در پر آ گیا جو بھی گدا
بادشاہِ وقت کے دل کی تمنّا ہو گیا
کس طرح کوئی بتائے سرورِ دیں (ﷺ) کا مقام
فرش سے تا عرش جب اُن کا ٹھکانا ہو گیا
جب شفا خانے میں طیبہ کے ہُوا داخل مریض
خودِ رسولِ ہاشمی (ﷺ) اُس کا مسیحا ہو گیا
وہ نبی (ﷺ) آئے بہارِ باغِ ایماں اوڑھ کر
"وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا"
یہ عنایت، یہ نوازش، یہ کرم، یہ التفات
میں نے عشقِ مصطفیٰ (ﷺ) میں جو بھی چاہا، ہو گیا
فلسفی جب اُن کے آگے ہو گئے ہیں لاجواب
کفر کا ماحول اہلِ دیں کی دُنیا ہو گیا
آیۂ تکمیلِ دیں جب آ گئی قرآن میں
آپ (ﷺ) کے ختمُ الرُّسُل ہونے کا چرچا ہو گیا

عظمتِ انساں کُھلی اوجِ محمد (ﷺ) کے طفیل
جلوہ زا جب عرش پر اُن کا سراپا ہو گیا
آپ نے انساں کو جب بخشی ہے عرفاں کی نظر
زندگی کا جلوہ جلوہ، اُن کا جلوہ ہو گیا
نعت کا سورج خیالوں میں اُتر آیا بشیرؔ
جب مِرا دل والہانہ مصطفیٰ (ﷺ) کا ہو گیا

بشیر رحمانی

اُن کی آمد پر جہاں بھر میں اُجالا ہو گیا
ظلمتِ شب بھاگ اُٹھی اور سویرا ہو گیا
اُن کی آمد پر کہا اللہ نے قرآن میں
جو ہُوا میرے نبی (ﷺ) کا، مَیں بھی اُس کا ہو گیا
اُن کی آمد پر ہُوا یثرب پہ یوں رب کا کرم
جو دُکھوں کا شہر تھا، جانِ تمنّا ہو گیا
اُن کی آمد پر خرابہ دہر کا گلشن بنا
اور اُس کا گوشہ گوشہ فرحت افزا ہو گیا
اُن کی آمد پر چلی کچھ اِس طرح بادِ صبا
جو تھا مُرجھایا ہوا غنچہ، شگفتہ ہو گیا
اُن کی آمد پر عنادِل جھوم کر گانے لگے
"وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا"
اُن کی آمد پر انھیں جس شخص نے جو کچھ کہا
اُن کو جیسا بھی کہا اُس نے، وہ ویسا ہو گیا
اُن کی آمد پر ہیں کیں گستاخیاں جس شخص نے
بالیقیں حقدار وہ نارِ سقر کا ہو گا

اُن کی آمد پر ذکیؔ! یوں آئی ہے فصلِ بہار
سارا صحرائے عرب جنّت کا نقشہ ہو گیا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

آمدِ سرکار (ﷺ) پر تا شام اُجالا ہو گیا
دُم دبا کر رات بھاگی اور سویرا ہو گیا
آمدِ سرکار (ﷺ) پر دُنیا میں رونق آ گئی
اور ہر سُو جشنِ میلاد اُن کا برپا ہو گیا
آمدِ سرکار (ﷺ) پر جب آ گیا دینِ مبیں
کفر کی ظلمت چھٹی، دیں کا اُجالا ہو گیا
آمدِ سرکار (ﷺ) پر خلقت خوشی سے بول اُٹھی
"وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا"
آمدِ سرکار (ﷺ) پر مرجھائے غنچے بھی کِھلے
اور صحرائے عرب بھی گلشن آسا ہو گیا
آمدِ سرکار (ﷺ) پر رب کا ہُوا یوں بھی کرم
پل میں عنبر خیز یہ دُنیا کا صحرا ہو گیا
آمدِ سرکار (ﷺ) پر جو بھی تھی عورت حاملہ
مرحمت رب کی طرف سے اُس کو بیٹا ہو گیا
آمدِ سرکار (ﷺ) پر کسریٰ کے کنگرے گر پڑے
اور ذکیؔ! آتش کدہ ایراں کا ٹھنڈا ہو گیا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

اُن کے آنے پر جو کچھ ممکن نہیں تھا، ہو گیا
دور ظلمت ہو گئی ہر سُو اُجالا ہو گیا
بُت گرے، کنگرے گرے اور بُجھ گیا آتش کدہ
اُن کے آنے پر نہ پوچھو اور کیا کیا ہو گیا

اُن کے آنے پر بنا صحرا عرب کا گلستاں
اور طیبہ جنّتِ ماوا کا نقشہ ہو گیا
یاد کیجیے اُن کی زیرِ لب ہنسی کا معجزہ
جس سے شب کی تیرگی میں بھی اُجالا ہو گیا
اُن کے فعل و قول کے اعجاز ہی کا فیض ہے
جو بُرا انسان تھا، لمحوں میں اچھا ہو گیا
اُن کی سیرت ہی نے پھیلائی ہے ایسی روشنی
پیرہن انسانیت کا جس سے اُجلا ہو گیا
نام یثرب کا مدینے سے جو بدلا آپ نے
اِس طرح یہ نام اسمِ با مُسمّیٰ ہو گیا
اُن کے ہر بدخواہ کے بارے میں رب نے ہے کہا
وہ ذلیل و خوار و ابتر اور رُسوا ہو گیا
دور جب بھی مَیں ہوا ماحولِ بزمِ نعت سے
یوں لگا میں پھر ذکیؔ! بیمار و تنہا ہو گیا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

آپ کا جس پر کرم اے شاہِ بطحا (ﷺ) ہو گیا
لطفِ حق سے اس کا جگ میں بول بالا ہو گیا
کِھل پڑے جب نقشِ پائے ساقیِ کوثر (ﷺ) کے پھول
رشکِ جنّت خطّۂ طیبہ کا صحرا ہو گیا
اُٹھ گیا باطل کا پردہ آپ کے اظہار سے
از پئے دیدہ وراں حق آشکارا ہو گیا
معجزہ ساماں نظر تھی مصطفیٰ (ﷺ) کی موج میں
ہر تلاطُم قلزُمِ غم کا کنارہ ہو گیا

آپ جلوہ گر ہوئے جب صورتِ ابرِ کرم
خود بخود پُرجوش لطفِ حق کا دریا ہو گیا
عشق بھی ہے سب کا سب سرکار (ﷺ) میں جلوہ نما
حسن بھی ان میں عیاں سارے کا سارا ہو گیا
صورتِ انعامِ خالقِ عالمِ شبِ تار میں
مہرِ رُوئے مصطفیٰ (ﷺ) چمکا، سویرا ہو گیا
استفادہ کر رہی ہے ہر کرن جس سے عطاؔ
عشق میں تخلیق مجھ سے وہ اجالا ہو گیا

محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور ہزارہ)

آمدِ سرکار (ﷺ) سے جگ میں اُجالا ہو گیا
"وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا"
مرحبا صد مرحبا اے آمنہؓ! صد مرحبا
آپ کا بھی نام عظمت کا حوالہ ہو گیا
دشمنوں نے دشمنی بھرپور کی لیکن گرے
عزم سے نورُ الھدیٰ (ﷺ) کے دیں کا چرچا ہو گیا
آپ (ﷺ) کو معراج بخشی ہے خدائے پاک نے
آپ (ﷺ) سے نوعِ بشر کا بول بالا ہو گیا
آپ (ﷺ) کے دم سے بنا گلزار صحرائے عرب
باعثِ رشکِ بہاراں گوشہ گوشہ ہو گیا
معجزہ شقّ القمر کا شاہِ مالابار نے
اپنی آنکھوں سے جو دیکھا، شہ (ﷺ) کا شیدا ہو گیا
حشر میں ہم پر کرم فرمائیں گے آقا (ﷺ) ضرور
نام اُن (ﷺ) کا اس جہاں میں بھی سہارا ہو گیا

دل ہمارا رہ گیا ہے روضۂ سرکار ﷺ پر
یوں وہاں پگھلا کہ گویا نذرِ روضہ ہو گیا
سنگ باندھے تھے شکم پر آپ (ﷺ) نے' آیا خیال
خوانِ نعمت دیکھ کر دل ہے فسردہ ہو گیا
اے جہاں والو! بنا لو اس کو دستورُ العمل
امنِ عالم کی ضمانت شہ (ﷺ) کا خطبہ ہو گیا
یاد آتی پھول کو طیبہ کی ہے بادِ نسیم
واں سے آیا لوٹ کر تو دل شکستہ ہو گیا

تنویر پھول

....

اِسمِ احمد (ﷺ) سے جہاں بھر میں اُجالا ہو گیا
"وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا"
کیا سے کیا ہوتا رہا اور کیا سے کیا کیا ہو گیا
جو مِرے مولا، مِرے آقا (ﷺ) نے چاہا' ہو گیا
یوں ہوئی آمد شہِ ہر دوسرا (ﷺ) کی بر زمیں
در جہانِ کفر و باطل حشر برپا ہو گیا
اضطرابِ ہجرِ احمد (ﷺ) نے کیا سامانِ وصل
پیاس جس کی بھی بڑھی حد سے' وہ دریا ہو گیا
اِک دُلھن کے روپ میں آئی نظر یہ کائنات
حسن جب میرے نبی (ﷺ) کا جلوہ آرا ہو گیا
خیر و برکت سے ہوئے ہم دو جہاں میں سرفراز
التفاتِ مصطفیٰ (ﷺ) کا عہد پورا ہو گیا
مہرِ نقش پائے احمد (ﷺ) کا صفیؔ یہ فیض تھا
خاک کے ذرے سے میں روشن ستارہ ہو گیا

محمد سفیان صفیؔ (ہری پور)

....

یک بہ یک جھلسا ہوا منظر سہانا ہو گیا
دفعتاً مکّہ میں غل اُٹھا سویرا' ہو گیا
دوڑو دوڑو طاعتِ محبوبِ داور (ﷺ) کی طرف
اب تو جنّت تک کا سارا صاف رستہ ہو گیا
اِتبّاعِ مصطفیٰ (ﷺ) معیار اب کر دی گئی
تا قیامت زیست کا محور مدینہ ہو گیا
آپ کو جس قوم نے مانا' وہ زندہ ہو گئی
آپ کو جس غول نے چھوڑا' تماشا ہو گیا
آپ نے سوچوں کے بنجر پن کو دی روئیدگی
آپ سے افکار کا قبلہ بھی سیدھا ہو گیا
آپ سے دُنیا میں آیا انقلابِ علم و فن
آپ سے فہم و فراست میں اُجالا ہو گیا
آپ سے انسانیت فطرت پہ اپنی آ گئی
آپ سے بگڑے رویّوں کا مُداوا ہو گیا
آپ کے قدموں سے مس ہونے کی منظرؔ دیر تھی
وقت کی محرومیوں کا بھی ازالہ ہو گیا

منظرؔ عارفی (کراچی)

....

جب نبی (ﷺ) کی چشمِ رحمت کا اشارہ ہو گیا
کوئی خواجہؒ، کوئی میراںؒ، کوئی داتاؒ ہو گیا
"وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا"
ایسا لگتا ہے حبیبُ اللہ (ﷺ) پیدا ہو گیا
رب نے یوں ارفع کیا ذکرِ امامُ الانبیاء (ﷺ)
اس جہاں کیا' ہر جہاں میں ان کا شہرہ ہو گیا

گمشدہ سوزن ہوئی تاریک شب میں دستیاب
جب نبی (ﷺ) کے مسکرانے سے اُجالا ہو گیا
جو ہے نقشِ پائے جدِّ سرورِ کون و مکاں (ﷺ)
تا قیامت مومنوں کا وہ مصلّٰی ہو گیا
حسنِ محبوبِ خدائے پاک (ﷺ) کی کیا بات ہے
جس نے دیکھا اک نظر، وہ اس پہ شیدا ہو گیا
اپنے منگتے کو شہِ کونین (ﷺ) نے اتنا دیا
ان کا ہر منگتا شہنشاہِ زمانہ ہو گیا
مصطفٰے (ﷺ) کے در پہ جا کر جب کوئی واپس پھرا
ہجرِ طیبہ سے دل اس کا پارہ پارہ ہو گیا
زندگی میں گر کسی نے ان پہ بھیجا ہے درود
جان لے! وہ اس کی بخشش کا حوالہ ہو گیا
مصطفٰے (ﷺ) کا ہر عدُو، باغی، مخالف اور حریف
ہر دو عالم میں ذلیل و خوار و رسوا ہو گیا
پھر سے اپنے طیبہ میں عاجزؔ کو بلوائیں حضور (ﷺ)!
طیبہ کو دیکھے اسے تو ایک عرصہ ہو گیا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

....

رُونما جب حسنِ محبوبِ خدا (ﷺ) کا ہو گیا
واہ وا! حسنِ دو عالم کیا دوبالا ہو گیا
مدحتِ شاہِ اُمم (ﷺ) جب سے وظیفہ ہو گیا
در خدا کی رحمتوں کا مجھ پہ بھی وا ہو گیا
مطلعِ ہستی پہ کس کے نور کی ہیں رونقیں
شش جہت میں کس کی آمد سے اُجالا ہو گیا

جس گھڑی ماہِ ربیعُ النُّور کی دیکھی جھلک
"مرحبا یا مصطفٰے (ﷺ)" میرا ترانہ ہو گیا
زیبِ لب "صلِّ علٰی" کون و مکاں کے، ہے دلیل
آمدِ سرکار (ﷺ) کا ہر سمت چرچا ہو گیا
درحقیقت جو کہ ہے روحِ جہانِ رنگ و بو
"وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا"
دیجیے خیراتِ وصل، اب کاسۂ فرقت لیے
آپ کے در پر شہا (ﷺ)، حاضر یہ منگتا ہو گیا
میں اِسے سمجھوں گا ثاقبؔ نعمتِ دارین، اگر
نعت کہنے کا مجھے حاصل سلیقہ ہو گیا

ثاقبؔ علوی (کاموںکے)

....

جان و دل سے جو حبیبِ کبریا (ﷺ) کا ہو گیا
دو جہانوں میں اُسی کا بول بالا ہو گیا
ظلمتوں میں یوں ہُوا روشن نُبوّت کا چراغ
ساری دُنیا میں اُجالا لا اِلٰہ کا ہو گیا
مل گئی نسبت جسے دو میم والے نام کی
اُس سفینے کے لیے طوفاں کنارا ہو گیا
دے رہی ہیں یہ گواہی آیتیں قرآن کی
جو نبی (ﷺ) کا ہو گیا، ہاں وہ خدا کا ہو گیا
جب رچی خوشبو ہواؤں میں مِرے سرکار (ﷺ) کی
آسماں چھوتا الاؤ پل میں ٹھنڈا ہو گیا
حاضری رہتی ہے میری روضۂ انوار پر
فیضِ شاہِ دوسرا (ﷺ) سے دل مدینہ ہو گیا

وہ محمد (ﷺ) نام کا صدقہ خدائی کو ملا
"وہ کلی چٹکی کون پھوٹی سویرا ہو گیا"
فکرِ محشر سے رہائی مل گئی اس کو سلیمؔ
یا نبی (ﷺ) صَلِّ عَلیٰ جس کا وظیفہ ہو گیا

عمران سلیمؔ

....

یا رسول اللہ (ﷺ) شاہدؔ وِرد میرا ہو گیا
یومِ محشر میری بخشش کا وسیلہ ہو گیا
ظلمت و وحشت سے دُنیا کو رہائی مل گئی
"وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا"
منہ سے کیا نکلا محمد مصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ
ختم میری زندگی کا ہر خسارہ ہو گیا
در کھلا جب نعت کا میرے تخیّل پر تو پھر
رازِ کُن میرے لیے تو جیسے شیشہ ہو گیا
جانبِ طیبہ چلو گر قُربِ یزداں چاہیے
ہو گئے جن کے محمد (ﷺ)، رب اُنھی کا ہو گیا
سچ کے رستے پر چلا جو جاں ہتھیلی پر لیے
اُس کا حامی، اُس کا ناصر کملی والا (ﷺ) ہو گیا
سر کے بَل جاؤں گا چل کر میں درِ سرکار (ﷺ) پر
مجھ کو آقا (ﷺ) کی طرف سے جب اشارہ ہو گیا
میں تصوُّر میں مدینہ دیکھتا ہوں رات دن
کس قدر شاہدؔ نصیبہ میرا اُونچا ہو گیا

ہمایوں پرویز شاہدؔ

....

مُعجزاتِ مصطفیٰ (ﷺ) کا جگ میں چرچا ہو گیا
جس سے مستعجب ہر اک بندہ خدا کا ہو گیا
آپ کی دینے گواہی پیڑ چل کر آ گئے
رُچ گیا سینہ زمیں کا اور رستہ ہو گیا
پہلے دو ٹکڑے ہُوا، پھر جڑ گیا اک آن میں
چاند کی جانب جب آقا (ﷺ) کا اشارہ ہو گیا
پا گیا سورج جُونہی خواہش رسولِ پاک (ﷺ) کی
شام کا جو وقت تھا، وہ عصر ہی کا ہو گیا
ہجرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے سبب سُوکھا تنا
یُوں ہُوا گریاں کہ الفت کا حوالہ ہو گیا
معجزہ یہ کافروں تک نے بھی دیکھا آپ کا
انگلیوں سے آپ کی، چشموں کا اِجرا ہو گیا
پا گئے ان کا لُعابِ پاک طیبہ کے کُنوئیں
کھارا یا کڑوا جو پانی تھا، وہ میٹھا ہو گیا
مَا رَمَیۡتَ سے شکستِ کُفر کی تکمیل تھی
سنگ ریزوں سے اَدھورا کام پورا ہو گیا
زلزلہ ہی صِرف ٹھوکر سے نہیں اُن کی رُکا
کوہسارِ خُلد اُحُد سارے کا سارا ہو گیا
سایہ بھی تو مثل کی صورت میں آنا تھا نظر
اِس لیے سرکار (ﷺ) کا معدوم سایہ ہو گیا
"رحمتہ للعالمیں" خالق نے جب ان کو کہا
معجزہ محمودؔ آقا (ﷺ) کا سراپا ہو گیا

راجا رشید محمود

....

دِل میں جب عشقِ محمد (ﷺ) کا بسیرا ہو گیا
دور نظروں سے جہالت کا اندھیرا ہو گیا

آپ کے در پر جھکائی جب عقیدت سے جبیں
سب سے اونچا میری قسمت کا پھُریرا ہو گیا

دِل کی شاخوں پر کِھلے ہیں جب درودوں کے گلاب
روح کے جنگل میں خوشبوؤں کا ڈیرا ہو گیا

صدقِ دل سے پڑھ لیا جب قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدْ
نورِ وحدت بانٹنے والا بھی میرا ہو گیا

دھوپ میں غم کی پکارا جب رسولِ خیر (ﷺ) کو
سایۂ رحمت غلاموں پر گھنیرا ہو گیا

رکھ دیئے ہیں صاحبِ معراج (ﷺ) نے جس پر قدم
نور زا وہ قصرِ ظلمت کا بنیرا ہو گیا

وہ گلستاں میں بہاروں کے پیمبر آ گئے
"وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا"

تجھ سا کوئی ہے، نہ ہو گا، اے جمالِ لم یزل
دیکھ لی جس نے جھلک تیری، وہ تیرا ہو گیا

جگمگائے جب گلستاں میں ترے نقشِ قدم
ہر طرف نورِ سحر چمکا سویرا ہو گیا

اکرم سحر فارانی

....

فیض سے نورُ الہُدیٰ (ﷺ) کے دور اندھیرا ہو گیا
"وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا"

کر کے عُمرہ ہم جو پہنچے روضۂ سرکار (ﷺ) پر
کعبے کا مقبول واں ایک ایک پھیرا ہو گیا

کہ دیا رب نے، اطاعت میری اور ان کی کرو
جو نبی (ﷺ) کا ہو گیا، بے شک وہ میرا ہو گیا

دل پگھل کر بہ گیا، سینہ ہوا خالی وہاں
روضۂ سرکار (ﷺ) ہی اس دل کا ڈیرا ہو گیا

جب کہا روضے پہ آقا (ﷺ)! اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلام
سایۂ رحمت مرے حق میں گھنیرا ہو گیا

آئے طیبہ میں اجل اور کاش سن لوں یہ صدا
طائرِ جاں کا ترے، یاں ہی بسیرا ہو گیا

پھول! گلزارِ سخن میں تجھ پہ ہے رب کا کرم
نعت گویانِ نبی (ﷺ) میں نام تیرا ہو گیا

تنویر پھول

....

آئنے کے سامنے آئینہ گر جب ہو گیا
مظہرِ نورِ ازل، نورِ ازل میں کھو گیا

فکر کی منقار میں لایا گُلِ مدحِ نبی (ﷺ)
طائرِ تخییل میرا جب بھی طیبہ کو گیا

ابرِ اکرامِ رسولُ اللہ (ﷺ) کے فیضان سے
داغ ہائے معصیت اشکِ خجالت دھو گیا

جب محبت کم ہوئی سرکار (ﷺ) سے تو روح تک
خواہشاتِ نفسِ اَمّارہ کا پھیلاؤ گیا

یوں ترشّح لطفِ آقا (ﷺ) کا ہُوا احساس پر
روح کے آنگن تلک بھی اس کا چھڑکاؤ گیا

آنکھ جب کھولی تو ہم طیبہ سے کوسوں دور تھے
ہو گئے بیدار تو کیا، جب مقدّر ہو گیا

اس کی ہر اک سانس گویا زندگی افروز تھی
جو درودِ پاک پڑھتے پڑھتے بندہ سو گیا

خلعتِ رحمت مدینے سے بھی لے آتا کہیں
کبریا کے شہرِ دلآویز تک تُو گو گیا

مل گیا جو طاعتِ سرکار (ﷺ) کا مرہم مجھے
بھر رہی ناکردہ کاری کا ہر اک گھاؤ گیا

مشغلہ محمودؔ آقا (ﷺ) پر درودِ پاک کا
مزرعِ افکار میں تخمِ ارادت بو گیا

راجا رشید محمودؔ

غیر مردف

عاملِ مدحِ پیمبر (ﷺ) ہم جو ہیں صبح و مسا
رہنما اِس بات میں اپنا رہا ہے رَبَّنَا

استجابِ رب تلک میری دعا ہے یوں رسا
اس میں ہے "صَلِّ عَلیٰ" کا سابقہ اور لاحقہ

مصطفیٰ (ﷺ) کے در کا پایا ہم نے ساروں کو گدا
عاصی و مُذنب ہے کیا، کیا مُتّقی و پارسا

نعت میں جو ہم نے کی خالق کی تحمید و ثنا
حمدِ رب میں بھی کیا کرتے ہیں مدحِ مصطفیٰ (ﷺ)

حشر میں اس کو پیمبر (ﷺ) کا کُھلا دیدار تھا
آنکھ کی پُتلی پہ جس کی، نقش تھا گنبد ہرا

سربلندی ہے نبی (ﷺ) کی ذہنِ انساں سے ورا
جن کی پیزاروں تلے تھے، کیا خلا اور کیا مَلا

کرتے ہیں وردِ درودِ مصطفیٰ (ﷺ) پر اکتفا
مغفرت کا پا لیا ہے ہم نے سیدھا راستہ

دو کمانوں نے جو "اَوْ اَدْنٰی" سے کھینچا دائرہ
اُس تقرّب کا کوئی لے بھی تو کیسے جائزہ

آئی خلوت خانۂ خالق سے سرور (ﷺ) کے لیے
"اُدْنُ مِنِّیْ یَا حَبِیْبِیْ" کی مُحبّانہ صدا

واقعات ایسے بہت سے، سامنے دُنیا کے ہیں
تھی پسندِ خاطرِ رب جن میں سرور (ﷺ) کی رضا

یاد آتی، روح و جان و دل کو گرماتی ہوئی
پائی ہے شہرِ رسولِ پاک (ﷺ) کی آب و ہوا

آبِ حیواں کو جو حیواں ہیں، وہی ڈھونڈا کریں
ہم نے تو کھا کر کھجوریں، آبِ طیبہ پی لیا

نعت گویانِ نبی (ﷺ) اُمیدوارِ حشر ہیں
مادحانِ مصطفیٰ (ﷺ) کو دے گا جب مالک صلہ

چاہتا ہے تُو جو آقا (ﷺ) کی توجّہ کی نظر
سامنے عُتبہ کے، آنکھیں مُونْد لے سر کو جھکا

اقرِ خلقُ الصّمد محمودؔ رکھتا ہے یقیں
شہرِ محبوبِ خدا (ﷺ) میں اِس کی آئے گی قضا

راجا رشید محمودؔ

اخبارِ نعت

سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل

1- اگست ۲۰۱۰ کے پہلے ہفتے (سات تاریخ) کو اختر انصاری اکبر آبادی کے مصرعے ''اک عالمِ انوار ہے اور دیدۂ حیراں'' پر حمد یہ و نعتیہ مشاعرہ ہوا جس کی نظامت ماہنامہ ''نعت'' کے ڈپٹی ایڈیٹر اظہر محمود نے کی کیونکہ مدیرِ نعت زیارتِ شہرِ حضور (ﷺ) کے لیے گئے ہوئے تھے۔

2- ۴ ستمبر ۲۰۱۰ کو اُمّید فاضلی کے مصرعے ''جب تک ہے خوں بدن میں، جب تک ہے جان تن میں'' پر افطار اور کھانے کے بعد مشاعرہ ہوا۔

3- ۲۔ اکتوبر کو ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید کے مصرعے ''ایسا حسین، حسن بھی جس کو حسیں کہے'' پر مشاعرہ ہوا۔ یہ چوپال میں آخری مشاعرہ تھا۔

4- ۷۔ نومبر کو جامؔ نوائی بدایونی کے مصرعے ''یہ فرمانِ خداوندی ہے، یہ قرآن کہتا ہے'' پر ماہانہ مشاعرہ الحمرا ادبی بیٹھک، شاہراہِ قائدِ اعظمؒ میں دن کے دو بجے ہوا۔ اب یہ مشاعرہ ہر انگریزی مہینے کے پہلے اتوار کو دن کے دو بجے الحمرا میں ہوتا ہے۔

5- ۵ دسمبر کو مصرعِ طرح ''مری دُعاؤں کے سب پرندوں کا سبز گنبد ہی آشیاں ہے'' پر حمد یہ و نعتیہ مشاعرہ ہوا۔ یہ مصرع پروفیسر محمد فیروز شاہ کا ہے۔

6- عبدالعزیز خالدؔ کے مصرعے ''مَیں کس منہ سے کہوں خود کو مسلماں یا رسول اللہؐ'' پر ۲ جنوری ۲۰۱۱ کو الحمرا ادبی بیٹھک میں اڑھائی بجے حمد یہ و نعتیہ مشاعرہ ہوا۔

7- حسبِ روایت عرسِ داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے موقع پر ۲۱ جنوری (جمعہ) کو نمازِ عشا کے بعد ''مشاعرۂ منقبت'' ہوا۔ یہ مشاعرہ ہر سال سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل'' کے چیئرمین راجا رشید محمود کراتے ہیں۔ جسٹس (ر) میاں نذیر اختر صدر، محمد ارشد اچھی (فیصل آباد)،

نور محمد جرال (امریکا)، بشارت محمود شہزاد اور ڈاکٹر کاظم علی کاظم مہمانانِ محترم تھے۔ حبیب اللہ بھٹی مدنی اور احمد رضا چیمہ (سیالکوٹ) نے نعت خوانی اور قاری سید نوید قمر نے تلاوتِ قرآنِ مجید کی۔ طارقؔ سلطانپوری (حسن ابدال)، محبوب الٰہی عطاؔ (ہری پور)، ڈاکٹر پروفیسر افضال احمد انورؔ (فیصل آباد)، غضنفر جاوید چشتی (گجرات)، ڈاکٹر سفیان صفی (ہزارہ)، محمد عارفؔ قادری (واہ کینٹ)، ریاض ندیمؔ نیازی (سبّی، بلوچستان)، قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)، پروفیسر سید وجیہ الحسن (کڑیانوالا شریف) اور ذکیؔ قریشی، پروفیسر محمد عباسؔ مرزا، سرورؔ حسین نقشبندی، سعید بدرؔ، محمد افضال انجمؔ، ڈاکٹر ارشد اقبال ارشدؔ اور ہمایوں پرویز شاہدؔ نے مناقب پڑھے۔ تقریب کے میزبان راجا رشید محمودؔ نے حمد، نعت اور منقبت سنائی۔

8- ۶ فروری (اتوار) کو شبیر حسن خاں جوشؔ ملیح آبادی کے مصرعے ''وہ کلی چٹکی، کرن پھوٹی، سویرا ہو گیا'' پر ذوقیؔ مظفر نگری کی صدارت میں حمد یہ و نعتیہ مشاعرہ ہوا۔

9- ۶ مارچ کو منظور حسین منظورؔ کے مصرعِ طرح ''فضائے خطۂ طیبہ میں آ گیا جو بھی'' پر ذکیؔ قریشی کی صدارت میں حمد یہ و نعتیہ مشاعرہ ہوا جس میں قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا) مہمانِ خصوصی تھے۔ کنز الایمان سوسائٹی کے بانی و صدر نعیم طاہر رضوی مہمانِ اعزاز تھے۔ انھوں نے تلاوت بھی کی اور دعا بھی کرائی۔

10- ''علاجِ رنج و محن نسخۂ درود و سلام'' ولی محمد واجدؔ کا مصرع تھا جس پر ۳۔ اپریل کو حمد یہ و نعتیہ مشاعرہ ہوا۔ وہی الحمرا ادبی بیٹھک میں۔ اس دن مدیرِ نعت شہرِ محبّت مدینۂ منوّرہ میں تھے اس لیے نظامت اظہر محمود کا حصّہ ٹھہری۔

11- یکم نومبر ۲۰۱۱ (یومِ مزدور) کو ماہرؔ القادری کے مصرعے ''جب ان کا ذکر ہو دُنیا سراپا گوش ہو جائے'' پر مشاعرہ ہوا۔ گزشتہ برس ۳۰۔ اپریل کو محبّتِ حضور (ﷺ) کے مجسّمے،

محمد ارشد قادری (نعت خوانوں میں مخلص ترین ہستی) واصل بحق ہوئے تھے۔ان کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

12- الحمرا ادبی بیٹھک میں ۵ جون (اتوار) کو رشید وارثی کے مصرعے "حرمِ پاک پہ سجدوں سے جبیں روشن ہے" پر مشاعرہ ہوا۔

13- ۳ جولائی کو ماہانہ حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ قتیل شفائی کے مصرعے "یہ زادِ راہ بہت ہے مجھے عدم کے لیے" پر ہوا۔اس دن مدیرِ نعت مدینہ منورہ کے سفر کے لیے ائیر پورٹ گئے ہوئے تھے اس لیے مشاعرے کی نظامت اظہر محمود نے کی۔

14- ۷۔اگست (۶ رمضان) کا مشاعرہ افطار' کھانے اور چائے کے بعد ہوا۔یہ نشست اُفق کاظمی امروہوی کے مصرعے "ظہورِ ذات سے جن کے کھلا ہے رازِ فطرت کا" پر تھا۔

15- ۴۔ستمبر کو "ہوں غلام ان کا' غلامی پہ مجھے ناز بھی ہے" (تابش دہلوی کے مصرعے) پر مشاعرہ ہوا۔صدر رفیع الدین ذکی قریشی' مہمانِ خصوصی فقیر مصطفیٰ امیر (فیصل آباد) مہمان اعزاز ارسلان احمد ارسل' مہمان شاعر اور قاریٔ قرآن قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا) تھے۔صادق جمیل' عاجز قادری اور راجا رشید محمود نے حمدیں اور ذکی قریشی' محبوب الٰہی عطا' فقیر مصطفیٰ امیر' غلام زبیر نازش' پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)' بسمل شمسی (فیصل آباد)' سحر فارانی (کامونکی)' عاجز قادری' تنویر پھول' شاہد اشرف (فیصل آباد)' شاہد حسین شاہد (فیصل آباد)' زاہد سرفراز زاہد (فیصل آباد) اور راجا رشید محمود (ناظم) نے طرح میں نعتیہ کلام پیش کیا۔

16- ۲۔اکتوبر کو فیاض احمد کاوش کے مصرعے "جس کو دروازۂ مصطفیٰ (ﷺ) مل گیا" پر مشاعرہ ہوا۔

17- ۶ نومبر کو جمیل ملک کے مصرعے "حسنِ ازل سے رُوئے ابد تک نورِ ظہورِ حضور کا ہے" پر مشاعرہ ہوا۔

متفرقات:

1- گزشتہ برس ۲۵ جولائی ۲۰۱۰ کو مدیرِ نعت SV737 کے ذریعے مدینۂ منورہ گئے تھے اور زیارت بارگاہِ حضور (ﷺ) کے علاوہ عمرے کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے بعد ۲۳۔اگست کو SV734 سے واپس آئے۔

2- دربارِ حضور ﷺ کے سفر سے واپسی کے ایک دن بعد ایوانِ درود و سلام کے زیرِ اہتمام ۱۲ شعبان المعظم کے آغاز پر مدیرِ نعت غازی علم الدین شہیدؒ کے مزار پر ہونے والے بارھویں کے حلقۂ درود و نعت میں شرکت ہوئے۔

3- ۲۹۔اگست ۲۰۱۰ کو الحمرا ہال میں سیلاب زدگان کی امداد کے لیے ہونے والے مشاعرے میں ظفر اقبال' عطاء الحق قاسمی' خالد احمد' نجیب احمد' سرور حسین نقشبندی' قطب الدین فریدی' ذکی قریشی' ناصر بشیر اور دیگر شعرا کے ساتھ مدیرِ نعت بھی شریک ہوئے۔

4- مدیرِ نعت کے والدِ ماجد راجا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے یومِ وصال پر ۲۹۔رمضان المبارک (۹ ستمبر ۲۰۱۰ کو) ماہنامہ "نعت" کے دفتر میں محفلِ درود و نعت ہوئی۔

5- ۱۹ ستمبر کو مجلسِ اردو کی عید ملن پارٹی چوپال میں ہوئی جس میں مدیرِ نعت نے شرکاءِ مجلس کو خوش آمدید کہا' عید کی مبارک دی اور ایسی محفلوں کی اہمیت بیان کی۔ایم آئی شمیم (گوجرانوالا) نے تحریکِ پاکستان کے ذکر کے بعد ملک کی موجودہ حالت پر دکھ کا اظہار کیا۔

6- ۲۰ ستمبر کو ریڈیو پاکستان میں مدیرِ نعت کی تقریر "کتاب وسُنّت کی پیروی" ریکارڈ کی گئی جو ۲۳ ستمبر کو نشر ہوئی۔

7- ۲۱ ستمبر کو شوال کی بارھویں شروع ہوتے ہی جو حلقۂ درودِ پاک قائم ہوا اس میں رفیع الدین ذکی قریشی کی نعت کے بعد راجا رشید محمود نے نعت بھی سنائی، گفتگو بھی کی اور دُعا بھی کرائی۔

8- ۲۴ ستمبر (جمعہ) کو چوپال (ناصر باغ) لاہور میں ۵ بجے شام ہمایوں پرویز شاہد کے نعتیہ مجموعے "دیوے بال درود اں دے" کی رُونمائی کا اہتمام پنجابی ادبی سنگت نے کیا۔ راجا رشید محمود نے صدارت کی۔ صاحبِ صدارت کے علاوہ ڈاکٹر یونس احقر، پروفیسر محمد عباس مرزا، پروفیسر عاشق رحیل، ڈاکٹر ارشد اقبال ارشد، عمران سلیم، عباد نبیل شاد، عدل منہاس لاہوری، نثار چدھڑ اور مہمانِ خصوصی صابر چودھری نے مقالے پڑھے اور تقریریں کیں، اقبال راہی، اقبال راحت اور فراست بخاری نے نظمیں پڑھیں۔

9- ۳۰۔ اکتوبر کو ریڈیو پاکستان کے پروگرام "بحضورِ سرورِ سروراں (ﷺ)" میں مدیرِ نعت مہمانِ خصوصی تھے۔ ان سے نعتیں بھی سنی گئیں اور باتیں بھی کی گئیں۔ میزبان سرور حسین نقشبندی اور پروڈیوسر سید شہوار حیدر تھے۔ ڈاکٹر سید آفتاب احمد نقوی شہید کے صاحبزادے سید شمعون آفتاب سے نعت سنی گئی۔

10- اظہر حسین طارق مدنی چھٹی گزار کر ۱۷۔ اکتوبر کو واپس مدینہ چلے گئے۔

11- ۲۰۔ اکتوبر کو پیر شاہنواز چشتی کے ہاں نیو شالامار کالونی، گلی نمبر ۶ میں ماہانہ حلقۂ درودِ پاک میں ذکی قریشی نے تلاوت کی اور نعت سنائی۔ سید ہمایوں رشید نے قصیدہ بُردہ شریف پڑھا اور سلام پڑھایا۔ مدیرِ نعت نے نعتیں سنائیں اور دعا کرائی۔

12- ۱۴۔ نومبر کو مجلسِ اُردو کا ماہانہ مشاعرہ راجا رشید محمود مدیر نعت کی صدارت میں ہوا۔ ارشد فارانی، بشیر متین فطرت، وحید انصاری، عاشق رحیل، اقبال دیوانہ، سلطان کھاروی، اعظم توقیر، اقبال راحت نے کلام پڑھا، عاصم خواجہ نے تلاوت کی۔ ہمایوں پرویز شاہد نے

حسبِ روایت نظامت کی۔ خالد شفیق میزبان تھے۔

13- ۱۸ نومبر کو سید ہمایوں رشید کے ہاں، فرینڈز کالونی، سمن آباد میں ماہانہ حلقۂ درود و نعت میں قاری محمد بلال نے تلاوت کی، ڈاکٹر محمد عاشق مدنی نے قصیدہ بُردہ شریف پڑھا۔ حافظ سید فیضان رشید، سلمان رشید اور ذیشان رشید نے نعت خوانی کی۔ رفیع الدین ذکی قریشی اور راجا رشید محمود نے نعتیہ کلام سنایا۔

14- اظہر محمود اور راجا اختر محمود کی والدہ کے یومِ وصال پر ۱۹ ذی الحجہ (۲۶ نومبر ۲۰۱۰) کو درودِ پاک کی محفل قائم کی گئی۔

15- ۱۱ دسمبر ۲۰۱۰ (۴ محرم الحرام۔ ہفتہ) کو ۳ بجے سہ پہر واپڈا ہاؤس میں راجا رشید محمود کی صدارت میں نعتیہ و منقبتیہ مشاعرہ ہوا۔ صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور شریف) مہمانِ خصوصی تھے۔ عقیل اختر نے صاحبِ صدارت کے بارے میں تعارفی کلمات کہے۔ شبیر ایثار، افضال انجم، طاہر مسعود، عقیل اختر، گلزار حسین، محمد افضل اور دیگر شعرا نے کلام سنایا۔

16- ۱۱ دسمبر ۲۰۱۰ کو نمازِ مغرب کے بعد گلشنِ ادب کا حمد و نعت و منقبتِ امام حسین رضی اللہ عنہ کا مشاعرہ آؤٹ فال روڈ پر ہوا۔ راجا رشید محمود صاحبِ صدارت، اعجاز فیروز اعجاز مہمانِ خصوصی اور عاصم خواجہ ناظم مشاعرہ تھے۔ رمضان شاکر، صابر چودھری، ذکی قریشی، عاشق رحیل، واجد امیر، بیراجی، مسعود چودھری، اقبال راہی، عقیل شافی، عدل منہاس لاہوری، اقبال راحت، ہمایوں پرویز شاہد، عمران سلیم، ایاز الغنی، مظہر الحق اظہر اور دیگر شعرا نے کلام سنایا۔

17- الحمرا کی طرف سے ۱۴ دسمبر (۷ محرم) کو ۵ بجے مسالمہ ہوا جس میں جمشید مسرور (ناروے) اسرار زیدی، ڈاکٹر خورشید رضوی، حسن عسکری کاظمی، راجا رشید محمود، قائم نقوی، ارشد نعیم (شیخوپورہ)، ڈاکٹر ریاض مجید (فیصل آباد)، ریاض حسین زیدی (ساہیوال)، رضا

عباس رضا، منفعت عباس، ڈاکٹر شبیہ الحسن، نجیب احمد، سرور حسین نقشبندی اور دیگر شعرا نے حضرت امام حسینؓ کی بارگاہ میں ہدیۂ عقیدت پیش کیا۔ میزبان عطاء الحق قاسمی تھے اور ناظم ناصر زیدی۔

18- محرم الحرام کی بارھویں کے آغاز میں ماہانہ حلقۂ درود و نعت ۱۸۔ دسمبر ۲۰۱۰ کو قائم ہوا جس میں حسبِ روایت پہلے خاموشی سے درودِ پاک پڑھا گیا۔ محمد علی مدنی نے قصیدہ بُردہ شریف کے اشعار پڑھے۔ ذکی قریشی نے منقبتِ امام حسینؓ سنائی اور راجا رشید محمود نے حمد، نعت اور منقبت پڑھی۔

19- ۲۷ محرم کو مدیرِ نعت کی والدہ واصل بحق ہوئی تھیں۔ اس حوالے سے ۳ جنوری ۲۰۱۱ (پیر) کو ایصالِ ثواب کی محفل میں درود خوانی کی گئی۔

20- ۱۱ صفر المظفر ختم ہوتے ہی، ۱۶ جنوری ۲۰۱۱ کو نمازِ مغرب کے بعد محمد اکبر کے ہاں سمن آباد میں حلقۂ درودِ پاک قائم ہوا۔ خاموشی سے درودِ پاک پڑھنے کے بعد ذکی قریشی نے نعت پڑھی اور مدیرِ نعت نے گفتگو کی۔

21- ۲۰ جنوری کو الرازی ہال، پنجاب یونیورسٹی، نیو کیمپس میں "سیدِ ہجویرؒ تصوف سیمینار" ہوا جس میں راجا صاحب نے بھی مقالہ پڑھا۔ دیگر مقالہ نگاروں میں ڈاکٹر نور احمد شاہتاز (ڈائرکٹر شیخ زید اسلامک سنٹر، کراچی یونیورسٹی)، ڈاکٹر محمد شریف سیالوی (ملتان)، ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی (فیصل آباد)، ڈاکٹر محمد ابراہیم ابراہیم المصری اور ڈاکٹر ظہور احمد اظہر شامل تھے۔

22- عرسِ داتاؒ کے پہلے روحانی اجتماع میں ۲۴ جنوری ۲۰۱۱ کو راجا رشید محمود نے منقبت پڑھی۔

23- انجمن تحریکِ تعمیل اسلام کے زیرِ اہتمام ریٹی گن روڈ پر ۳۰ جنوری کو مدیرِ نعت

نے سورہ روم کے پہلے رکوع کا درس دیا۔

24- ۳ فروری کو ہونے والے صوبائی مقابلۂ نعت خوانی میں مدیرِ نعت منصف تھے۔ ۱۱ فروری کو پی ٹی وی ہوم سے مقابلہ ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

25- ۷ فروری کو پی ٹی وی کے مذاکرہ بعنوان "سیرۃ النبی (ﷺ) عصرِ حاضر کے تناظر میں" میں محمد شہزاد مجددی، ڈاکٹر محمد سلطان شاہ، راجا رشید محمود اور غلام مرتضیٰ علوی نے گفتگو کی۔ اعزاز احمد آذر کمپیئر اور افتخار مجاز پروڈیوسر تھے۔

26- ۹ ربیع الاول (۱۳ فروری ۲۰۱۱) کو مجلسِ اردو کی محفلِ شعر و سخن گیارہ بجے چوپال میں ہوئی۔ راجا رشید محمود صدر، خالد شفیق میزبان اور ہمایوں پرویز شاہد ناظمِ مشاعرہ تھے۔ ارشد فارانی، بشیر متین فطرت، پروفیسر محمد عباس مرزا، اقبال دیوانہ، وحید انصاری اور مطلوب خاں مطلوب نے بھی کلام سنایا۔

27- ۱۵ فروری (۱۱ ربیع الاول شریف) کو صوبائی سیرت کانفرنس الحمرا میں ہوئی۔ ذوالفقار کھوسہ مہمانِ خصوصی تھے۔ قاری غلام رسول نے تلاوت کی اور سلمان گیلانی نے نعت پڑھی۔ راجا رشید محمود اور ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی نے مقالے پڑھے۔ مجاہد کامران (وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی)، حنیف جالندھری، راغب نعیمی، زبیر احمد ظہیر اور محمد حسین اکبر نے تقریریں کیں۔ ڈاکٹر طاہر رضا بخاری (ڈائرکٹر جنرل محکمہ مذہبی اُمور و اوقاف پنجاب) اور پروفیسر مرغوب طاہر نے نظامت کی۔

28- ماہانہ حلقۂ درودِ پاک ۱۵ فروری کو نمازِ مغرب کے بعد شہباز بیگ کے ہاں فرینڈز کالونی میں قائم ہوا۔ جس میں قصیدہ بُردہ شریف سید ہمایوں رشید نے، نعت ذکی قریشی نے اور گفتگو راجا رشید محمود نے کی۔ بعد میں مدیرِ نعت سے نعت بھی سنی گئی۔

29- عیدِ مولودِ النبی (ﷺ) کی صبح (۱۶ فروری) کو حسبِ معمول فیاض حسین چشتی

نظامی کے ہاں وفاقی کالونی میں محفلِ میلاد ہوئی جس میں تلاوت اور نعت خوانی کے بعد راجا رشید محمود نے ''محبت رسول (ﷺ) کے مظاہر'' کے موضوع پر گفتگو کی۔

30- ۱۹ فروری کو پیلاک، قذافی سٹیڈیم میں مولا شاہ کانفرنس ہوئی۔ صدارت ڈاکٹر شہباز ملک کی تھی۔ مہمانانِ خصوصی راجا رشید محمود اور ڈاکٹر حفیظ احمد (گوجرانوالا) تھے۔ ڈاکٹر میاں ظفر مقبول نے اپنے بزرگ سائیں مولا شاہ کو ہر طرح سے یاد رکھنے کی راہ اپنا رکھی ہے۔

31- الحمرا کے زیرِ اہتمام ۲۳ فروری (۱۹ ربیع الاول) کو ۵ بجے مشاعرۂ نعت کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت شہزاد احمد نے کی۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر خورشید رضوی تھے۔ عطاء الحق قاسمی، باقی احمد پوری، نورین طلعت عروبہ، افضل خاکسار، خالد احمد، بیدار سرمدی، روحی کنجاہی، راجا رشید محمود، علی اصغر عباس، اقبال راہی، ماجد یزدانی اور دیگر شعرا نے نعتیہ کلام سنایا۔ ناصر بشیر نے نظامت کی۔

32- ۲۷ فروری (اتوار) کو انجمن تحریکِ تعمیلِ اسلام کے سالانہ اجلاس میں راجا رشید محمود نے ''مقامِ حبیبِ خدا (ﷺ)'' کے موضوع پر تقریر کی۔

33- ۲۷ فروری کو بعدِ عشا انگوری باغ سکیم میں ڈاکٹر منور حسن کے زیرِ اہتمام سالانہ جلسہ میں راجا رشید محمود کے خطابِ خصوصی کا عنوان تھا ''عظمتِ مصطفیٰ''۔

34- ۱۳ مارچ ۲۰۱۱ (۷ ربیع الثانی) کو مدیرِ نعت مدینۂ طیبہ چلے گئے۔ عمرے اور زیارت کی سعادتوں کے بعد ۱۱ اپریل کو دیارِ حضور (ﷺ) سے ان کی واپسی ہوئی۔

35- ۱۵ مارچ (جمعہ) کو سید ہمایوں رشید کے ہاں ماہانہ حلقۂ درودِ پاک قائم ہوا۔ ذکی قریشی اور مدیرِ نعت نے نعتیں پڑھیں۔ مدیرِ نعت نے گفتگو بھی کی، دعا بھی کرائی۔

36- یومِ وفاتِ اقبالؒ پر ۲۱۔ اپریل ۲۰۱۱ کو بورے والا سے مدینہ منورہ میں مدیرِ نعت

کے میزبان اظہر حسین طارق مدنی، محمد اعظم مدنی اور محمد انور مدنی کے ہمراہ محمد اسلم گجر ایڈووکیٹ کے بھائی ماہنامہ ''نعت'' کے دفتر تشریف لائے۔

37- ۸ مئی کو مجلسِ اُردو کا ماہانہ مشاعرہ راجا رشید محمود کی صدارت میں ہوا۔ ارشد فارانی، پروفیسر محمد عباس مرزا، پروفیسر عاشق رحیل، اقبال دیوانہ، ضیا نیر، مطلوب خاں مطلوب، طارق ہاشمی، خالد شفیق (میزبان) اور ہمایوں پرویز شاہد (ناظمِ مشاعرہ) نے کلام پڑھا۔ مدیرِ نعت نے دُعا بھی کرائی۔

38- ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ محفلِ میلاد دوبارہ شروع ہوئی تو ۱۰ مئی کو ریکارڈنگ کی گئی۔ اُسوۂ حسنہ کے حوالے سے مدیرِ نعت نے ''حضور (ﷺ) پیغامبرِ امن وسلامتی'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اختر حسین قریشی، سرور حسین نقشبندی، محمد رؤف معصومی اور دیگر حضرات نے نعت خوانی کی۔

39- ۱۶ مئی ۱۹۸۸ مدیرِ نعت کے والدِ گرامی راجا غلام محمدؒ کا یومِ ارتحال تھا۔ چنانچہ ۱۵ مئی کو مدیرِ نعت کے ہاں حلقۂ درودِ پاک کا ماہانہ پروگرام ہوا جس میں درودِ پاک پڑھا گیا۔ نعت خوانی ہوئی، ڈاکٹر پروفیسر افضال احمد انور (فیصل آباد) اور ڈاکٹر محمد سلطان شاہ نے گفتگو کی۔

40- ۱۶ مئی ۲۰۱۱ کو جی سی یونیورسٹی کے فضل حسین سیمینار ہال میں عربک سوسائٹی کے زیرِ اہتمام مشاعرۂ نعت ہوا۔ راجا رشید محمود صاحبِ صدارت اور ڈاکٹر محمد خالد پرویز مہمانِ خصوصی تھے۔ رفیع الدین ذکی قریشی، محمد شہزاد مجددی، واجد امیر، ارشد فارانی، پروفیسر محمد عباس مرزا، حمید صابری، بشیر رحمانی، سحر فارانی، سرور حسین نقشبندی، محمد رمضان شاکر، اقبال دیوانہ، سلطان محمود، افضال انجم، عقیل اختر اور سید طاہر ناصر علی نے نعتیہ کلام سنایا۔ مدیرِ نعت نے پہلے حمد اور آخر میں دو نعتیں سنائیں۔

41- انجمن تحریکِ تعمیل اسلام کے زیرِ اہتمام راجا رشید محمود نے ۲۲ مئی کو سورہ الاحزاب کے پہلے رکوع کا درسِ قرآن دیا۔

42- ۸ جون کو داتا دربار کے اوقاف سیمینار ہال میں حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ کے حوالے سے تصوّف سیمینار ہوا۔ صدارت امین الحسنات بھیروی نے کی۔ مہمانِ خصوصی ڈاکٹر پروفیسر مظہر معین تھے۔ پروفیسر محمد اسحاق قریشی اور راجا رشید محمودؔ نے مقالے پڑھے۔ خواجہ غلام قطب الدین فریدی اور ڈاکٹر طاہر رضا بخاری نے گفتگو کی۔

43- ۱۲۔ جون کو مجلسِ اردو کی ماہانہ محفلِ شعروسخن کی صدارت مدیرِ نعت کی تھی۔ ارشدؔ فارانی، اقبال دیوانہ، مسعودؔ چودھری، عامر رضاؔ، وحیدؔ انصاری، محمد اسلامؔ شاہ، اسحاقؔ چشتی کے علاوہ صدر، میزبان اور ناظم نے کلام سنایا۔

44- ۱۳ جون کو الحمرا میں سالانہ امام احمد رضاؔ کانفرنس میں اہم مقررین نے شرکت کی۔ مہمانِ خصوصی راجا رشید محمود نے بھی گفتگو کی۔

45- ۱۴ جون کو (۱۱ رجب کے اختتام پر) غازی علم الدین شہیدؒ کے مزار پر حلقۂ درود ونعت کا اہتمام ہوا۔ ذکیؔ قریشی اور مدیرِ نعت نے نعتیں پڑھیں۔

46- تحریکِ تعمیل اسلام کے دفتر میں مدیرِ نعت نے سورہ الاحزاب کے چھٹے رکوع کا درس دیا۔

47- مدیرِ نعت ۳ جولائی (یکم شعبان) کو عازمِ سفرِ مدینۃ الحبیب (ﷺ) ہوئے۔ یکم اگست کو واپسی ہوئی۔ ان کی یہ ۳۰ ویں حاضری تھی۔ ان حاضریوں میں وہ ایک سال پانچ ماہ اور سات دن مدینہ منورہ میں رہے۔

48- رمضان المبارک کا ماہانہ حلقۂ درود ونعت ۱۲۔ اگست کو شاہنواز چشتی کے ہاں سمن

آباد میں ہوا۔ قاری محمد شوکت نے نعت پڑھی اور مدیرِ نعت نے گفتگو کی۔

49- ۲۸۔ اگست کو حلقۂ اربابِ ذوق نے ایوانِ اقبال کے آڈیٹوریم میں نعتیہ مشاعرہ کا اہتمام کیا۔ مہمانِ خصوصی راجا رشید محمودؔ نے حلقے کی فرمائش پر مقالہ ''نعت گوئی'' پڑھا اور کلام سنایا۔ صادق جمیلؔ دوسرے مہمانِ خصوصی تھے۔ قائم نقوی صدر تھے۔

50- مدرسۂ سرکارِ مدینہ (ﷺ)، اسلام پورہ کے صحن میں ۱۰ ستمبر کو حلقۂ درودِ پاک میں قاری محمد شوکت نے تلاوت اور نعت خوانی کی۔ سید ہمایوں رشید نے قصیدہ بُردہ شریف پڑھا۔ مدیرِ نعت نے گفتگو کی۔

51- ۱۱ ستمبر کو مجلسِ اُردو کے ماہانہ مشاعرے کی صدارت محمد اسلام شاہ نے کی۔ رانا نیّرؔ اقبال (بارسلونا) مہمانِ خصوصی تھے۔ ڈاکٹر یونس احقرؔ، بشیر متین فطرت، سلطانؔ کھاروی، راحتؔ اقبال، وحیدؔ انصاری اور دوسرے شعرا نے کلام سنایا۔ راجا رشید محمودؔ نے تلاوت کی اور اپنی طویل نعتیہ نظم ''استغاثہ'' سنائی۔

52- ۸ نومبر کو سید ہمایوں رشید کے ہاں حلقۂ درود ونعت ہوا۔ قاری محمد شوکت نے نعت خوانی، حافظ سید فیضان رشید نے قصیدہ بُردہ شریف، اور ذکیؔ قریشی اور مدیرِ نعت نے نعتیں پڑھیں۔ مدیرِ نعت نے گفتگو بھی کی۔

53- مجلسِ اُردو کا ماہانہ مشاعرہ ۱۳۔ نومبر کو چوپال ہوا۔ ارشدؔ فارانی نے صدارت کی۔ وحیدؔ انصاری اور راجا رشید محمودؔ وغیرہ نے نعتیں پڑھیں۔ تلاوتِ کلام اللہ اور دعا کی سعادت بھی مدیرِ نعت کو ملی۔

خبرِ غم

بارگاہِ داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ کے حاضر باش، امورِ مذہبیہ کمیٹی، دربار داتا کے ترجمان اور مدیرِ "نعت" کے مخلص دوست محترم ذوالفقار عظیم کے والدِ گرامی محمد عظیم خاں سنٹرل ماڈل سکول، لاہور کے قابلِ احترام استاد تھے۔ وہ قضائے الٰہی سے واصل بحق ہوئے تو ان کی رسمِ قُل خوانی اور چہلم کے مواقع پر سوگوار احبا و اعزہ جمع ہوئے اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی۔ ماہنامہ "نعت" کے مدیران اور کارکنان محترم ذوالفقار عظیم کے غم میں شریک ہیں اور مرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے بارگاہِ الٰہی میں دعا کناں۔

☆☆☆☆☆

آئندہ شمارہ

دسمبر ۲۰۱۱ اذانِ نعت

اشاریہ حمد و نعت گویانِ مکرّم

(بلحاظِ حروفِ تہجی، باعتبارِ تخلّص)

(جنوری ۲۰۰۲ سے جاری) **سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل** کے

ماہانہ طرحی حمدیہ ونعتیہ مشاعروں کے 2012 کے مصرع ہائے طرح

مشاعرہ گاہ: **الحمرا' ادبی بیٹھک' لاہور**۔ انگریزی مہینے کا پہلا اتوار۔ ٹھیک 2 بجے دن

جنوری ۲۰۱۲ ''ہو گیا اللہ اس کا' جو بشر اُن (ﷺ) کا ہوا''
مظفر وارثی (۲۸ جنوری ۲۰۱۱)
(۱۲۰واں مشاعرہ)

فروری ۲۰۱۲ ''پیروں تلے ہیں عرش الٰہی کی وسعتیں''
علی حسنین شیفتہ (۲۸ فروری ۱۹۹۱)
(۱۲۱واں مشاعرہ)

مارچ ۲۰۱۲ ''نیک' مقبول' خوش اُسلوب' انوکھی' اچھی''
کالی داس گپتا رضا (۲۱ مارچ ۲۰۰۱)
(۱۲۲واں مشاعرہ)

اپریل ۲۰۱۲ ''دہر میں نور محمد (ﷺ) کا اُجالا دیکھا''
حشمت یوسفی (۲۵۔اپریل ۱۹۸۶)
(۱۲۳واں مشاعرہ)

مئی ۲۰۱۲ ''وہ دل ہے کہ جس دل میں محبت ہو نبی (ﷺ) کی
اکبر وارثی میرٹھی (۲۰ مئی ۱۹۵۳)
(۱۲۴واں مشاعرہ)

جون ۲۰۱۲ ''نصاب مکتب عشق نبی (ﷺ) انوکھا ہے''
سجاد سخن (۱۷ جون ۲۰۱۱)
(۱۲۵واں مشاعرہ)

جولائی ۲۰۱۲ ''جس نے کیا ہے جزو عبادت درود پاک''
لالہ صحرائی (۷۔جولائی ۲۰۰۰)
(۱۲۶واں مشاعرہ)

اگست ۲۰۱۲ ''یہاں سب کچھ بقدر وسعت اُمید ملتا ہے''
عارف اکبر آبادی (۱۷۔اگست ۱۹۸۷)
(۱۲۷واں مشاعرہ)

ستمبر ۲۰۱۲ ''عشق جس کو بھی مصطفی (ﷺ) سے ہے''
منظور وزیر آبادی (۸ ستمبر ۱۹۹۸)
(۱۲۸واں مشاعرہ)

اکتوبر ۲۰۱۲ ''چاندنی روح میں اُتر آئی''
ارشاد اعجاز رانا (۸۔اکتوبر ۲۰۱۰)
(۱۲۹واں مشاعرہ)

نومبر ۲۰۱۲ ''چمکا ہے آفتاب رسالت کہاں کہاں''
زاہد فتحپوری (۲۰ نومبر ۲۰۰۱)
(۱۳۰واں مشاعرہ)

دسمبر ۲۰۱۲ ''ان کے انوار سے روشن ہے فضائے عالم''
قمر یزدانی (۱۹ دسمبر ۲۰۰۸)
(۱۳۱واں مشاعرہ)

نعت کے موضوع پر دنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

(شاعرِ نعت) راجا رشید محمود کے
۵۵ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اُردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیثِ شوق	منشورِ نعت
سیرتِ منظوم	۹۲	شہرِ کرم
مدیحِ سرکار ﷺ	قطعاتِ نعت	حی علی الصلوٰۃ
مخمساتِ نعت	تضامینِ نعت	فردیاتِ نعت
کتابِ نعت	حرفِ نعت	نعت
سلامِ ارادت	اشعارِ نعت	اوراقِ نعت
مدحتِ سرور ﷺ	عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیارِ نعت
تسبیحِ نعت	صباحِ نعت	احرامِ نعت
شعاعِ نعت	دیوانِ نعت	منتشراتِ نعت
منظومات	تجلیاتِ نعت	وارداتِ نعت
بیانِ نعت	مینائے نعت	حمد میں نعت
التفاتِ نعت	عنایتِ نعت	مرقعِ نعت
نیازِ نعت	بستانِ نعت	سرودِ نعت
تابشِ نعت	صدائے نعت	منہاجِ نعت
متاعِ نعت	قندیلِ نعت	ذوقِ مدحت
فانوسِ نعت	مشعلِ نعت	کہکشانِ نعت
اہتزازِ نعت	نعتِ زریں	کلامِ نعت
دفترِ نعت	مدحِ احمد (ﷺ)	کاوشِ نعت — لقائے نعت

ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں

حمدیں = ۶ — حمد ونعت = ۲ — قطعات = ۵۸۹

غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۸۰۹ {ان میں موجود اشعار = ۲۹۷۸۹}

فردیات = ۲۶۴۱ — مخمسات = ۶۶ — تضمینیں = ۵۳

نظمیں = ۱۳ — مثلث = ۳ (۲۷ بند) — مسدس = ۵ (۱۸ بند)

مربع = ۱ (۷ بند)

ان ۵۵ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۹۱۲

Monthly "NAAT" Lahore

CPL 214

آثارِ مدینہ

مدینہ منورہ کا تصویری البم

قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ) کی طرف سے ایک نایاب اور دیدہ زیب کتاب

www.madnigraphics.com

راجا رشید محمود
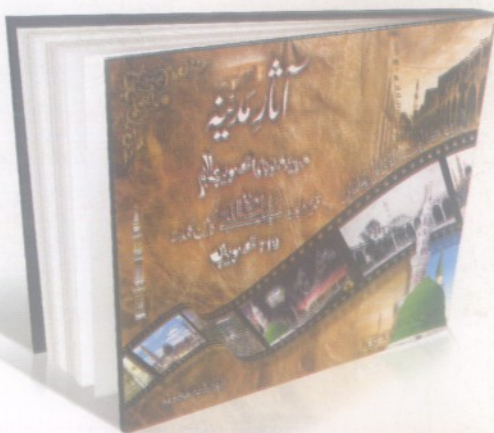
ہدیہ: 1592 روپے

"9 x 11½ سائز کے 256 صفحات

ہر صفحہ چار رنگا طباعت

مدینہ منورہ کی 719 نئی اور پرانی تصاویر کا سینکڑوں سالہ ریکارڈ ایک ہی جگہ پر جمع

32 قرآنی آیات کے خوبصورت ڈیزائن کتاب کی زینت

ملنے کا پتہ: مدنی گرافکس (رجسٹرڈ) بیسمنٹ حسن چیمبر عقب مزار قطب الدین ایبک نیو انار کلی لاہور

0321-9409900, 0321-9409200, 0423-7230001

WEBSITE: www.madnigraphics.com

e.mail: azhartrendsetter@yahoo.com email: madnigraphics@hotmail.com

• ڈیزائننگ • خطاطی • کمپوزنگ

• پرنٹنگ • پیکجنگ • بائنڈنگ

سب کچھ ایک چھت کے نیچے